رجسٹرڈ ایل نمبر

نمبر ۲۴ | دار الامان قادیان ۱۰ جولائی سنہ ۱۹۰۲ء مطابق ۵ ربیع الثانی سنہ ۱۳۱۹ھ | جلد ۶

فہرست مضامین

دار الامان کا ہفتہ

(۱) حضرت امام ہمام مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مع اہل بیت تندرست ہیں اور نزول المسیح نام ایک کتاب لکھ رہے ہیں جو اعلیٰ درجہ کے ولایتی کاغذ پر چھپ رہی ہے ✦

(۲) مولانا مولوی عبد الکریم صاحب اور حضرۃ حکیم الامت بھی بخیریت ہیں ✦

(۳) گولڑوی کی کتاب جو اس نے بزعم خود اعجاز المسیح اور شمس بازغہ کے جواب میں لکھی ہے آ گئی ہے تعجب کی بات ہے کہ جواب تو اعجاز المسیح کا اور کتاب اردو میں - اعجاز المسیح کے مقابلہ میں لکھی ہوئی کتاب تو چاہئے تھی فصیح بلیغ عربی زبان میں ہوتی - یہ کتاب کیسی ہے اور پیر صاحب نے کہاں سے لیکر لکھی ہے عنقریب اس کا راز طشت از بام ہوا چاہتا ہے ۔

(۴) اس ہفتہ میں لاہور سے جناب شیخ رحمت اللہ صاحب بابو غلام محمد صاحب اور میاں غلام حسین صاحب کلرک تشریف لائے - اور کپور تھلہ سے میاں ظفر احمد صاحب اور میاں عزیز الرحمٰن اور میاں محمد یوسف خان صاحب فریاد چی خانہ سرکار مہاراجہ کپور تھلہ صاحب - خانصاحب باوجودیکہ وہ ایک بڑے متمول اور دولتمند آدمی ہیں - لیکن بڑے خلیق اور ملنسار اور منکسر ہیں ✦

(۵) بیعت کرنیوالوں کے نام کالم بیعت میں درج ہیں

(۶) دار الامان میں بارش ہو گئی اور فصل خریف کی تخم ریزی شروع ہے - اور ابھی صبح و شام بادلوں سے آسمان گھرا رہتا ہے ✦

شکر نعمت

خدا کا شکر ہے کہ محض اس کے فضل و کرم سے دفتر الحکم کی تعمیر کا کام قریب ختم ہوا اور اب دفتر کرایہ کے مکان سے اٹھ کر اپنے مکان میں آ گیا - چنانچہ یہ نمبر اپنے ہی دفتر میں ایڈٹ کیا گیا ہے جن احباب نے اس تعمیر میں مجھے مدد دی ہو خدا تعالیٰ خود ان کی جزا ہو آخر میں الحکم کے ناظرین سے معافی چاہتا ہوں کہ اس مصروفیت کی وجہ سے ان کی پوری خدمت نہیں کر سکا اور خدا سے مدد چاہتا ہوں کہ میں اس قصور خدمت کی تلافی کرنیکی قوت پا سکوں

تثلیث اور توحید

کہ اس شخص کا نظیر سخاوت مین دنیا مین نہیں بچۃ صدہا کتابین ان واقعات سے بھری ہین اور جب آپ نے برابر بیس برس تک دکھہ اٹھا کر مکہ فتح کیا اور ان لوگون پر قابو پایا جو ہزارون خون ریزیون کے وجہ سے اس لائق تھے کہ ان کی بوڑھی اور جوان عورتین اور شیر خوار بچے مع ان کے قتل کئے جاتے تو آپنے تمام لوگون کا گنہ بخش دیا اور کہا کہ آج مین تم سے وہ معاملہ کرتا ہون کہ جو یوسف نے قابو پانے کے بعد اپنے بھائیون سے کیا تھا جاؤ مین نے سب کو آزاد کر دیا یہ کہنا مکہ والون کے لئے بڑا نشان ہوا اور سچائی کے قبول کرنے کے لئے ان کے دل اچھل پڑے اور طاقت بالا ان کو کھینچ رہی تھی اور شام ہونے سے پہلے ہی سب نے اسلام قبول کر لیا اب دیکھو کیسی صفائی سے ثابت ہوا کہ اخلاق فاضلہ جو کہ خدا کی صفات کے ظل ہوتے ہین یہ بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مین ہی ثابت ہین اور آپ صرف سخی اور کریم النفس ہی نہین بلکہ حلیم اور پاک سینہ اور دشمنون کے گناہ بخشنے والے تھے غرض جنگون کے میدانون نے آپکی شجاعت کو ثابت کیا اور داد و دہش نے آپ کی سخاوت ثابت کی اور دشمن پر قابو پا کر گناہ بخش دینے نے آپکے اعلی درجہ کا حلم اور رحیم ہونا ثابت کر دیا

پھر ہم حضرت مسیح کی خدائی کی کوئی جز تلاش کرنے کے لئے یہ دیکھنا چاہتے ہین کہ کیا خدا کی عام خدائی کی طرح ان کی دعوت عام تھی یا ایک خاص گروہ تک محدود تھی۔ ظاہر ہے کہ خدا صرف یہودیون کا خدا نہین بلکہ تمام قومون یہودی مجوسی۔ عیسائی ہندو۔ ستارہ پرست وغیرہ کا خدا ہے اور جو شخص خدا کا پورا ظل ہو کر دنیا مین ہدایت کے لئے آتا ہے ضرور ہے کہ اس کی دعوت بھی عام ہو اور چاہیئے کہ اس کی فطرتی ہمدردی کا دائرہ اس قدر وسیع ہو جسقدر زمین پر مختلف قومین وسعت کے ساتھہ موجود ہین غرض مظہر کامل کے لئے یہ ضروری ہے کہ جیسے خدائی عام ہے ویسا ہی اس کی دعوت بھی عام ہو اب دیکھو یہ تعجب کی جگہ ہے یا نہیں کہ دعوی تو خدائی کا ہے مگر ہمت اس قدر منقبض اور مضمحل ہے کہ صرف دیرینہ قوم یہود تک جو بارہ قومون مین سے باقی رہ گئی تھی اور وہ بھی ذلیل اور پست حالت مین تھی صرف انہی تک حضرت مسیح اپنی خدائی کا دائرہ محدود رکھنا چاہتے ہین گویا رب العلمین کے مقابل پر ایک چھوٹی سی خدائی کی تجویز کی گئی ہے کہ کیا خدا کی خدائی یہودیون کے چند اجڑے ہوئے گھرون تک محدود تھی مین کیونکر مان سکتا ہون کہ جو شخص اپنے تئین اس خدا کا اوتار قرار دیتا ہے کہ جو دنیا کی تمام قومون کا خدا ہے اس کی ہمت اور نظر صرف اپنے چند آبائی شریکون تک ہی محدود رہے۔

دیکھو جو خدا کا پورا خلیفہ اور مظہر اتم تھا اس نے مسیح کی طرح نہین کیا جو صرف مکہ والون تک اپنی دعوت کو محدود رکہتا ہو بلکہ ظاہر کر دیا کہ وہ بھی خدا کی طرح اپنی دعوت عام رکھتا ہے۔ ہم اس مقام مین کسی پر زبردستی نہین کرینگے بلکہ صرف ہم حضرت مسیح اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمت اور ہمدردی کا بالمقابل اندازہ دکھلانے کے لئے انجیل اور قرآن شریف مین دو آیتین لکھدیتے ہین تا ناظرین کو معلوم ہو کہ ان دونون بزرگ نبیون مین سے کون نبی صفت علو ہمت اور عام ہمدردی کی بنا پر دعوت کے لئے اٹھا ہے اور کون نبی صرف اپنے خاندان کے چند گھرون تک اپنی ہمت اور ہمدردی محدود رکھتا ہے اور ظاہر ہے کہ انسان کی پاک فطرت اور پورا مظہر الہی ہونے کے لئے یہ بھی ایک پیمانہ ہے کہ بنی نوع کی ہمدردی کے بارے مین اس کی ہمت ایسی عالی اور اس کی خیرخواہی ایسی اتم اور اکمل ہو کہ کوئی فرد انسانی اور کوئی قوم اس کے نیک ارادون سے باہر نہ رہ سکے ایسا شخص درحقیقت خدا کا کامل مظہر اور کامل خلیفہ ہوتا ہے جس کی بنی نوع کے لئے ہمدردی تمام انسانی روحون پر محیط ہوتی ہے اور ایسی کامل ہوتی ہے جو خدا کی ربوبیت اور رحیمیت کے دوش بدوش چلتی ہے۔ سو اس عظیم الشان صفت کی جب ہم حضرت مسیح مین تلاش کرتے ہین تو چارون انجیلون کی ورق گردانی کر کے صرف ہمیں یہ آیت ملتی ہے کہ مین بجز بنی اسرائیل کی بھیڑون کے اور کسیکی طرف نہیں بھیجا گیا (متی ۱۵ باب ۲۴) لیکن قرآن اس بات سے بھرا پڑا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے تئین تمام نوع انسان کی اصلاح کے لئے پیش کیا جیسا کہ خدا نے فرمایا قل یا ایھا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعًا وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین یعنی کہدے کہ مین تمام انسانون کی اصلاح کے لئے بھیجا گیا ہون اور ہم نے تمام عالمون کے لئے تجھے ایک رحمت مجسم بنا کر بھیجا ہے +

اب دیکھو کہ دعوت کے امر مین محمدی ہمت نے زمین کا کوئی ایسا کنارہ چھوڑنا نہیں چاہا جسمین کوئی فرقہ انسانون کا موجود ہو بلکہ تمام انس و جن کو ہدایت کے لئے بلایا ہے اور کسی سے بخل نہین کیا پھر آنجناب کے مقابل پر اس نبی کو دیکھو جس کی طرف خدائی کا دعوی منسوب کیا گیا ہے کہ اسرائیل کی بھیڑون سے باہر قدم رکھنا نہین چاہتا اور پھر حیرت پر حیرت یہ کہ اس فرض کو بھی پورا نہ کر سکا +

ظاہر ہے کہ حضرت مسیح کے ظہور سے بہت عرصہ پہلے بنی اسرائیل کے فرقے زمین پر متفرق ہو چکے تھے بلکہ ان کے بارہ فرقون مین سے دس فرقے دنیا کے مختلف مقامات اور بلاد مین بخت نصر کے حادثہ کے وقت پراگندہ ہو چکے تھے۔ خود محقق عیسائی اس بات کے قائل ہین کہ بعض فرقے ان مین سے ایران کی طرف سے ہو کر افغانستان مین اقامت گزین ہو گئے تھے اور درحقیقت وہی لوگ ہین جو اب افغان کہلاتے ہین اور وہان ملکین مین آباد ہین اور بعض فرقے انہین سے ہندوستان سے ہو کر کشمیر کی طرف چلے گئے اور یہ ثابت شدہ امر ہے کہ کشمیری لوگ درحقیقت وہی اسرائیلی ہین جو طرح طرح کے انقلاب کے بعد آخر مسلمان ہو گئے اور پھر توریت کی آخری وعدہ کے موافق حق قبول کرنیکے بعد ان کو سلطنت بھی دی گئی جیسا کہ ظاہر ہے

کہ افغانون مین بھی ابتک سلطنت اور حکمرانی پائی جاتی ہے اور کشمیری بھی بادشاہ رہے ہین اور بعض یہود یونان کی طرف بھی چلے گئے تھے اور بعض تبت میں اور بعض چین تک بھی گئے لیکن ان کا گروہ کثیر افغانستان اور کشمیر میں رہا

پھر اگر مسیح اس دعوے مین سچا تہا کہ وہ بنی اسرائیل کی متفرق بھیڑون کو جمع کرنے آیا ہے تو اس کا فرض تہا کہ صلیبی واقعہ کے بعد ان تمام ملکون کی سیاحت کرتا جن مین یہود نے بود وباش اختیار کرلی تھی اور مناسب تہا کہ جبکہ وہ یروشلم کے یہودیون کی اصلاح سے نومید ہوچکا تہا تو بلا توقف صلیب سے نجات پاکر یا بقول عیسائیان دوبارہ زندگی حاصل کرکے ہندوستان مین آتا اور ایران اور افغانستان کی سیر کرتا اور کشمیر مین جاتا اور اس ملک کے یہودیون پر اتمام حجت کرتا اور اس حیات ابدی کی طرف ان کو بلاتا جس سے یروشلم کے یہودی بے نصیب رہے تھے اور اسطرح اپنا فرض پورا کرکے ان کامل بندون مین داخل ہوتا جو اپنی ذمہ واری کے کامون کے لئے جان دینے تک کو طیار ہوتے ہین۔ یہ کس قسم کی دانشمندی تھی کہ فرض منصبی تو ابھی پورا نہین کیا اور وہ بدقسمت قومین جن کی اصلاح کے لئے آیا تہا ابھی اکثر ان کے بلکہ قریبا تمام انکو ایک قلیل فرقہ کے اس کے آنے سے ہی بیخبر ہین جھٹ آسمان پر جا بیٹھا۔ کیا آسمان پر بھی کوئی یہودیون کا فرقہ رہتا تہا جن کی اصلاح کے لئے آسمانی سفر بھی ضروری تہا اور جبکہ مسیح مین اس قدر قوت اور طاقت موجود تھی کہ وہ آسمان پر چڑھ گیا تو اس صورت مین ظاہر ہے کہ کشمیر کا سفر اس کے لئے کچھ مشکل نہ تہا بلکہ یہ ملک بلاد شام سے آب وہوا مین بہت ملتا تہا اور سچ تو یون ہے کہ افغانستان مین جانا بھی کچھ دشوار نہ تہا پھر اس کو کیونکر یہ خیال آیا کہ اپنے فرض سے سبکدوش ہونے سے پہلے ہی لاکھون یہودیون کو بے خبر اور ناکام چھوڑ کر آسمان کی راہ لی۔ تعجب کہ کیونکر اسکا قدم آسمان کی طرف چلا اور کیونکر اس کے کانشنس

نے قبول کرلیا کہ ایک گروہ کثیر یہودیون کو جو صدہا سال سے اس کی انتظار کررہے تھے اور دن رات اس کے ظہور کے لئے دعائین مانگتے تھے اور وطن سے بے وطن تھے بیگبارگی اس نے فراموش کردیا اور ایک ذرہ ہمدردی کی رگ جنبش مین نہ آئی*

اسمیں کچھ شک نہیں کہ اگر وہ اپنا فرض منصبی ادا کرلیتا تو قابل تعریف ٹھہر جاتا آسمان پر نبی سیاح کہلاتا اور زمین پر تکالیف سفر کی وجہ سے قوم کی نظر مین سچا فدیہ ٹھہرتا ظاہر ہے کہ آسمان پر اس کا بیٹھنا نہ اس کے لئے مفید تھا اور نہ اس کی قوم کے لئے۔ سچا فدیہ یہی تہا کہ وہ یہودیون کا پتہ لگاکر ان دور دراز ملکون تک سفر کرتا کہ جن ملکون مین یہودیون نے بود وباش اختیار کرلی تھی اور اس عظیم الشان فدیہ کی یادگار کے لئے نہایت مناسب اور موزون تہا کہ وہ اسی تلاش مین غربا کے مین مرتا اور غیر ملک مین اس کی قبر ہوتی۔ تب ہر ایک عقلمند قائل ہوتا کہ درحقیقت اس نے قوم کی بھلائی کے لئے اپنی جان کو مشقت اور تکلیف مین ڈالکر اور آخر اسی راہ مین جان دیکر ان کے لئے اپنی تئین کفارہ کیا۔ مگر یہ بیہودہ کفارہ سمجھ مین نہین آتا کہ قوم کے تو لاکھون آدمی ابتک اس کے وجود سے ہی بے خبر بیٹھے ہین مگر اس نے ایک لعنتی موت کو اپنے لئے پسند کرلیا۔ ایسے کفارہ مین کوئی بھی فلاسفی مخفی نہین۔ اگر زید کے سر مین سخت درد ہوتا ہو اور بکر اس کی اس حالت سے گھبرا کر پتھر سے اپنا سر پھوڑے تو کوئی عقلمند اقرار نہیں کریگا کہ بکر نے زید کی خیرخواہی کے لئے یہ فعل کیا اسیطرح مسیح کی حقیقی خیرخواہی یہودیون کے حق مین اسی مین تھی کہ وہ تکالیف سفر اپنے پر گوارا کرلیتے اگر ایسا کرتے تو خدا کی راہ مین سچے شہید کہلاتے اور چونکہ مسیح کے لفظ کے ایک یہ بھی معنی ہین کہ بہت سیاحت کرنیوالا لہذا وہ اس سیاحت سے ان معنون کے بھی مصداق ہوجاتے تب ہر ایک شخص آہ کھینچکر کہتا کہ کاش مین بھی قوم کے لئے ایسی ہی تکالیف اٹھاکر قوم کے لئے فدیہ ہوتا جیسا کہ

مسیح نے اٹھائین اور فدیہ ہوا اور آئندہ نسلون کے لئے یہ اس کا کارنامہ آب زر سے لکھنے کے لائق ہوتا کہ وہ قوم کی اصلاح اور دستگیری اور غمخواری کے لئے دور دراز ملکون مین گیا اور غربت اور مسافرت کی حالت مین جان دی اور وہیں دفن ہوا اور اس صورت مین وہ ہجرت کی سنت قدیمہ کو بھی جو سنت انبیاء ہے پورا کرلیتا بلکہ اپنے اس قول کے رو سے جو نبی بے عزت نہین مگر اپنے وطن مین آسمان اور زمین دونون جگہون مین عزت پاتا ہائے اس نے یہ کیا کیا کہ اپنے فرض منصبی کو ناتمام چھوڑ کر آسمان پر جا بیٹھا گویا بار نبوت سے گھبراکر گوشہ گزینی اور آرام پسندی اختیار کی جو طریق مردی اور فتوت سے بہت بعید ہے*

غرض حضرت مسیح کا اپنے فرض منصبی سے قاصر رہنا اور ان کے مقابل پر ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا تمام انسانون کو پورے جوش سے ہدایت کے لئے دعوت عام کرنا یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح مین ایک ایسا فرق ہے جس سے بیداہت معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مین صفت رحمت عامہ موجود تھی اور وہ تمام لیاقتین آپکے نفس نفیس مین جمع تھین جو دنیا کی تمام مختلف قومون کو دعوت کرنے کے لئے ایک کامل مصلح مین ہونی چاہئین مگر حضرت مسیح کی فطرت مین نہ رحمت عامہ اور نہ باقی یہ تمام صفات موجود تھین یہی وجہ ہے کہ حضرت مسیح کی ہمت اپنی قوم کے پیش نظر کنارہ سے یعنی یہود سے آگے نہ بڑھ سکی کیونکہ ان کی فطرت مین آگے بڑھنے کے قوے موجود نہ تھے ناچار انھون نے ایک تھوڑے سے اور مختصر کام پر ہی اپنی نبوت کو ختم کردیا اور صاف اقرار کردیا کہ مین صرف یعقوب کی اولاد اور اپنے جدی لوگون کے لئے پیغام دعوت لیکر آیا ہون اور دنیا کی قومون سے مجھے کچھ کام نہین لیکن محمدی

ہمت اور فطرت چونکہ تمام انسانی روحون سے ہمدردی کا تعلق رکھتی تھی اور آنجناب کی وہ روح تھی جس سے تمام روحین فیضیاب ہونے کے لئے پیدا کی گئی تھین لہذا اس عالی ہمت نے اس پر اکتفا نہ کیا کہ وہ صرف قریش تک ہی اپنی رسالت کو محدود رکھتے یا محض عرب تک ہی اپنی دعوت کا انحصار کر لیتے بلکہ تمام نوع انسان کو دین اسلام کی طرف بلایا اور یہ ثابت کر دیا کہ اس پاک اور کامل فطرت کو یہ جوش دیا گیا ہے کہ ہر ایک جو زمین پر رہنے والا ہے خواہ نوع انسان مین سے ہے یا نوع جن مین سے ہے وہ اس کے فیض عام سے فائدہ اٹھاوے سچ تو یہ ہے کہ زمین کے تمام کنارون تک عام ہمدردی کا خیال دل مین بھر جانا اور عام قومین جو دوسری قومون سے بکلی منقطع ہو کر اور علیحدہ علیحدہ مذہبون اور ناموسون سے مخصوص ہو کر اپنی اپنی جگہ پر مستقل ہو چکی تھین سب کی اصلاح کا فکر کرنا اور سب کو نیکی اور ہدایت کی طرف بلانا اس قسم کی دعوت عامہ کا منصب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے کسی نبی کو بھی نہیں دیا گیا ان مین سے بعض کا تو وہ زمانہ تھا کہ ہنوز مختلف قومین دنیا مین آباد نہین تھین اور بوجہ نہ پڑنے کسی تفرقہ قاطعہ کے تمام انسان ایک ہی قوم کے حکم مین تھے اور بعض کا وہ زمانہ تھا کہ مختلف قومین آباد تو تھیں مگر ایک کو دوسری کی خبر نہ تھی یا خبر بھی تھی مگر ملاقات باہمی سخت دشوار تھی سہل اور آسان نہ تھی ان دونون مذکورہ بالا صورتون مین غیر ممکن تھا کہ کسی نبی کی انبیاء گذشتہ میں سے کل قومون کے لئے دعوت عامہ ہوتی یا وہ دعوت کل قومون کے لئے دعوت کہلا سکتی بس جیسا کہ دوسرے نبیون کو جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے گذر چکے ہین تمام قومون کے لئے دعوت عامہ کا منصب نہین دیا گیا ایسا ہی حضرت مسیح کو بھی نہین دیا گیا یہ منصب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہی خاص کیا گیا کیونکہ آپ ہی کی فطرت اس بوجھ کی متحمل ہوئی اب جہان تک انسانون کیلئے خدا تعالی کی خدائی کا زمین پر دامن پھیلا ہوا ہے وہان تک ان تمام انسانون کے لئے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت بھی عام ہے اور یہ ایک عظیم الشان خصوصیت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مین ہے جسمین کوئی دوسرا نبی شریک نہیں +

ظاہر ہے کہ اگر حضرت عیسٰی علیہ السلام خدا تعالیٰ کا مظہر تام ہوتے یا یون کہو کہ خدا ہوتے تو یہ خصوصیت انہین ہونی چاہیے تھی اور ہرگز ممکن نہ تھا کہ وہ اس ذات کامل کا روپ بنکر جس نے سب انسانون کے لئے اپنے سورج اور چاند اور دوسری مخلوقات کو پیدا کیا ہے ایسی کم ہمتی دکھلاتے کہ صرف یہودیون کے معدودے چند گھرون تک اپنی نبوت کو منحصر کر دیتے بلکہ چاہیے تھا کہ وہ یہ سمجھتے کہ جیسا کہ خدا تمام نوع انسان کا خدا ہے ایسا ہی مین بھی تمام نوع انسان کے لئے بھیجا گیا ہون اور یہ عذر کہ اگرچہ پہلے انھون نے یہی کہا تھا کہ میری رسالت بنی اسرائیل تک ہی محدود ہے اور مین خاص انہی کے لئے بھیجا گیا ہون مگر آخر کو اس قول کی پابندی چھوڑ دی اور اپنے اس اقرار پر قائم نہ رہ سکے اور پھر دعوت عام کا دعوٰی کر دیا یہ جواب ایسا ہے کہ بجز اس کے کہ ایک طور سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ہجو کی جائے اور یہ مان لیا جائے کہ ان کی طبیعت کچھ ایسی واقع ہوئی تھی کہ ان کو اپنے قول اور اقوال کا کچھ بھی پاس نہ تھا اور کچھ بھی اس جواب کا نتیجہ معلوم نہین ہوتا کیونکہ جبکہ خود بقول حضرت مسیح کے یہ بات فیصلہ پا چکی تھی کہ وہ صرف یہودیون کے لئے بھیجے گئے ہین نہ کسی اور کے لئے تو پھر اس فیصلہ اور اس اقرار کے بعد ان کیلئے یہ گنجائش باقی نہیں تھی کہ وہ پہلے بیان سے انکاری ہو کر یہ کہدیتے کہ مین نہ صرف بنی اسرائیل کے لئے بلکہ تمام دنیا کے لئے بھیجا گیا ہون اس کی تو بعینہٖ یہ مثال ہے کہ مثلاً فرض کرو کہ گواہ خالد نام نے حلف اٹھا کر ایک جج کے سامنے اول یہ بیان کیا کہ زید نے جو ایک بڑا مالدار تھا ایک کروڑ روپیہ مجھے اس غرض سے حوالہ کیا تھا کہ مین اس روپے کی کوئی جائداد خرید کر بکر کو اس کی طرف سے دیدون اور وہ جائداد کا مالک واحد ہوگا اور اس جائداد مین کسی اور شخص کو ایک پیسہ کا بھی حصہ دار قرار

نہ دیا جائیگا اور پھر اپنے تتمہ بیان مین لکھوایا کہ زید نے یون کہا تھا کہ وہ جائداد صرف بکر کے حوالہ نہین کی جائیگی بلکہ اس کے پچاس اور شخص بھی مالک ہونگے اور بکر کے شریک مساوی نہ کہ بکر اکیلا اور ان کے یہ نام ہین تو اب بتلاؤ کہ کیا وہ جج اس مختلف بیان کو صحیح سمجھ لیگا اور پیش کردہ اشخاص کو بکر کے شریک قرار دیدیگا نہیں بلکہ مین سچ سچ کہتا ہون کہ وہ اسی وقت اس کو حلف دروغی کے مقدمہ مین پھنسائیگا اور اس سے پوچھے گا کہ تیرے ان دونون بیانون مین سے کونسا سچا اور کونسا جھوٹا ہے اور آخر قانون کی حد تک حلف دروغی مین اس کو سزا دیگا یہ حضرت عیسی کی سخت بے ادبی ہے کہ نعوذ باللہ ایسے متناقض اقوال ان کی طرف منسوب کئے جاتے ہین جو کسی عدالت مین پیش ہونے سے جرائم قابل سزا مین پھنساتے ہین لیکن افسوس کہ حضرات پادری صاحبون کو اس حرص شدید کی وجہ سے کہ کسی طرح حضرۃ مسیح کو خدا مان لیا جائے یہ محسوس ہی نہین ہوتا کہ ان کی کلام مین امور متناقضہ اور متضادہ جمع ہو گئے ہین۔ ایک بات کرتے ہین اور پھر اسی وقت دوسری بات اس کی ضد اور اس کی نقیض بیان کر دیتے ہین مثلاً ایکطرف تو یہ کہتے ہین کہ مسیح خدا کامل ہے اور پھر دوسری طرف یہ بھی کہدیتے ہین کہ وہ انسان کامل ہے اور نہین سوچتے کہ جب تمام انسانی لوازم انسانیت کا کمال ثابت کرنے کے لئے انکی ذات میں جمع ہونگے تو وہ الوہیت کے کمالات کے مخالف پڑین گے کیونکہ ایک طرف تو انسانی جہالتین اور انسانی سہو ونسیان اور انسانی شہوات کا طوفان حضرۃ مسیح کے نفس مین مان لیا جاویگا اور پھر اسی نفس کی نسبت یہ بھی عقیدہ رکھنا پڑیگا کہ تمام جہالتون سے ازلی پاک اور تمام سہو ونسیان سے ازلی برتر و اعلیٰ ہے۔ پادری صاحبون کیلئے ہرگز مناسب نہین کہ اپنے غلط عقیدہ کو کو خواہ نخواہ صحیح ٹھہرانے کے لئے حضرت مسیح کے کلام کو تناقضات کا مجموعہ بنا دین اور اس طرح پر یہودیون کو نکتہ چینی کیلئے .....

ایڈیٹوریل بریف نوٹس

تاج پوشی کا التوا ۲۶ جون کا دن حضور قیصر ہند ایڈورڈ ہفتم کی تاج پوشی کی رسوم ادا ہونے کے لئے مقرر ہو چکا تھا مگر شاہنشہون کے شاہنشاہ مالک الملک مولی کریم کے حضور اس مبارک تقریب کے لئے ابھی اور وقت آنے والا تھا اس لئے ملک معظم کی علالت طبع کی خبر نے کل وفادار رعایا کو سخت صدمہ پہنچایا ہے مگر مرضیٔ مولا از ہمہ اولیٰ۔ آپ کی بحالی صحت کے لئے عام دعائین کی گئی ہین اور خداوند کریم کا شکر ہے کہ اب قیصر ہند کی صحت روز بروز رو بہ ترقی ہے تاج پوشی کا جشن غالباً اکتوبر یا ستمبر مین ہو سکیگا ۔

عرفت ربی بفسخ العزائم اگرچہ قیصر ہند کی علالت طبع نے تمام رعایا کے دلکو رنج پہونچایا ہے مگر اس علالت نے یورپ اور امریکہ کی مادہ پرست دنیا اور انگلستان کے دہریون کے سامنے ایک عبرت ناک اور عظیم الشان سبق خدائے لم یزل ولا یزال کی ہستی کو منوانے کا پیش کر دیا ہے طرفۃ العین مین ایسی کیفیت کا پیدا کر دینا جو دنیا کے بڑے بڑے مدبرون اور اہل الرائے فرزانون سے لیکر معمولی درجہ کے انسان کے ارادہ علم اور یقین اور امید کے بالکل خلاف ہو بجز خدائے مقتدر کے کس کے حیطہ اقتدار مین ہے اس لئے ایک بزرگ کا یہ قول کہ عرفت ربی بفسخ العزائم حقیقت میں آب زر سے لکھنے کے قابل ہے۔ خدا کرے کہ ہمارے قیصر کو شفاء عاجل نصیب ہو اور یورپ کے مادہ پرستون اور منکران خدا کو علی کل شیئ قدیر کی خدائی منوانے کے لئے یہ التوا رہنمائی کا کام دے آمین

مسلمانون کی شادیان پاؤنیر مین اس عنوان سے ایک آرٹیکل شائع ہوا ہے جس مین خصوص ظاہر کیا گیا کہ مسلمانون کے طریقہ نکاح و قانون طلاق کے متعلق گورنمنٹ کو توجہ کرنی چاہئے اگرچہ اس مضمون مین اسلامی آبادی کے ادنی طبقہ کی عورتون پر بحث کی ہے لیکن تاہم یہ بحث بہرحال مسلمانون سے متعلق ہے پاؤنیر صاحب گورنمنٹ کو مشورہ دیتے ہین کہ نکاحون کی باقاعدہ رجسٹری ہوا کرے اور نکاح خوان ملان مقرر کئے جاوین ان کو باضابطہ رجسٹر دیئے جاوین جس نکاح کی رجسٹری نہو اسکو صحیح تسلیم نہ کیا جاوے۔ ایسا ہی طلاق کے متعلق طلاق کی بوجہ موجہ کی تشریح کی جاوے۔ جسکے بدون طلاق جائز نہ سمجھی جاوے اس قسم کی انوکھی رائے پاؤنیر صاحب گورنمنٹ کو دے رہے ہین ہمکو نہایت افسوس سے ظاہر کرنا پڑتا ہے کہ ہمارے معزز ہمعصر **چودھوین صدی** نے اس مضمون پر طبع آزمائی کرتے ہوئے اسلامی قانون شریعت کی بیحرمتی کا ذرا بھی لحاظ نہیں کیا اور بلا سوچے سمجھے پاؤنیر کی تجویز کی تائید کرتا ہے ہمین کچھ ضرور نہیں کہ پانیر کی صحت نیت پر بحث کرین مگر یہ معاملہ جس رنگ مین پیش کیا گیا ہے کچھ شک نہین کہ اسلامی شریعت کی ناواقفی پر مبنی ہو اسلامی قانون نکاح اور طلاق کے متعلق کامل بلکہ اکمل ہے اور اس سے بہتر کوئی اور قانون ہونا ناممکن ہے پنجاب کے بعض اضلاع مین نکاح کے رجسٹر رکھے گئے ہین جنکا نتیجہ ہماری رائے مین اور بھی خراب اور افسوسناک ہے۔ نکاح خوان ملانون سے ملکر اغوا نہایت آسانی سے ہو سکتا ہے۔ پانیر یا اسکا موید چودھوین صدی اگر گورنمنٹ کو یہ رائے دیتے کہ **اسلامی احکام** کو ایسے مقدمات مین نافذ کیا جاوے اور ان حدود کو استعمال کیا جاوے جو اسلام نے مقرر کی ہین تو ہم دعوے سے کہتے ہین کہ اس قسم کے مقدمات مین بہت جلد معتد بہ کمی ہو کر اصلاح ہو سکتی ہے ۔

اس لئے ہم اپنے معزز ہمعصرون کو متوجہ کرتے ہین کہ وہ اپنی غلطی کی اصلاح کرین اور بجائے شادیون کے رجسٹری ہونے کے **گورنمنٹ** کو یہ صلاح دین کہ وہ اسلامی حدود اور احکام کو ایسے مقدمات کے انفصال کے لئے نافذ کرے اور مسلمانون کے مقدمات توریث اور دیوانی اور فوجداری وغیرہ کے لئے ایک **محکمہ قضاء** مقرر کیا جاوے جہان مسلمانون کے مقدمات کا فیصلہ از روئے شریعت ہو مسلمان اگر توجہ کرین اپنی شریعت کی عزت اور حرمت کو بحال کرنا چاہین تو ہمین یقین کامل ہے کہ گورنمنٹ کو توجہ دلانے پر ایسے محکمے کا انعقاد ہو سکتا ہے۔ اگر ممکن اور قرین مصلحت ہو تو اس **محکمہ قضاء** کی ضرورت پر چند مضامین لکھین گے

سول ملازمی سرکاری ملازمت مین قومی امتیاز

گزٹ لاہور کا ایک نامہ نگار لکھتا ہے وہ کہ کیا ہندوستان کے مسلمانون کا بھی سرکاری ملازمت سے کچھ حصہ بخرہ ہے؟ اگر اس کا جواب نفی مین ہے تو سوال فوراً یہین ختم ہو جاتا ہے اگرچہ ہر ایک شخص اس کی وجہ دریافت کرنیکا مجاز ہے لیکن جس صورت مین جواب اثبات مین ہے تو پھر کیا وجہ ہے کہ اکثر پبلک محکمون کی ملازمت مین صرف ایک ہی قوم کے افراد بھرتی کئے گئے ہین چنانچہ دہلی کے جدید محکمہ جشن تاج پوشی مین سپرنٹنڈنٹ سب ڈویژنل آفیسران اوورسیر۔ سب اوورسیر اہلکار۔ مستری۔ نقشہ نویس۔ سٹورکیپر خزانچی۔ ٹھیکہ دار۔ سپلائی کرنیوالے چپراسی چوکیدار۔ بلکہ پنکھا قلی غرضکہ اعلی و ادنی تمام ملازمین ہندو ہی ہندو ہین؟ کیا صوبہ بھر مین قابل اور تعلیم یافتہ مسلمان کلارک ماتحت اہلکار ٹھیکدار مل نہیں سکتے؟ کیا ہندو سارجینٹ اور ٹھیکہ دار ہی دستکار اور قابل اعتبار رہ گئے ہین؟ کیا چوکیداری چپراسی۔ پنکھا قلی کی تقرری کیواسطے کوئی ضروری اور خاص معیار ہے جسمین مسلمان ناکام رہتے ہین؟ یا مسلمان درحقیقت فطرتاً ہی ہندو امیدوارون سے کمزور ہین؟ کیا مسلمانون کے دلومین گورنمنٹ برطانیہ کی وفاداری اور عقیدت کا جوش کم ہے؟ جسکے واسطے ان کے تمام حقوق مراعات نظر انداز کئے جاتے ہین کیا ہماری عادل اور انصاف مجسم گورنمنٹ دربار دہلی کے

تمام مقررہ اور متعینہ ملازمین اور ٹھیکہ داران وغیرہ کی فہرست بغرض ملاحظہ طلب کرینگی تکلیف گوارا کریگی؟ اور اس عرضداشت کو حق بجانب پانے پر از راہ مہربانی غریب مسلمانون کی بہتری کے لئے انکے حقوق پر متوجہ ہوگی؟ معروضۂ بالا شکایت محض ایک نظیر کے طور پر ہے ورنہ تمام صوبہ کے بیشمار محکمون اور دفترون مین اعلیٰ عہدے ہندون کے ہاتھون مین ہین اور اس پر بھی مسلمانون کو مورد الزام بنایا جاتا ہے

لوکل معاملات

لوکل معاملات سے مراد الحکم کے کالمون مین ضلع گورداسپور کے معاملات ہوا کرینگے (ایڈیٹر)

نائب تحصیلدارون کے محرر | ہم نے الحکم کی کسی گذشتہ اشاعت مین ذکر کیا تھا کہ نائب تحصیلدارون کے محرر معمولی چپڑاسی ہوتے ہین جنکو چھ سات روپے ماہوار تنخواہ ملا کرتی ہے اور بلحاظ انکے کام کے کہ وہ نائب تحصیلدارون کے محرر ہوتے ہین وہ اپنی حیثیت اور وضع کو اس تنخواہ مین ہرگز قائم نہیں رکھ سکتے اس لئے ان کی تنخواہون مین ترقی ہونی ضروری ہے ہمین یہ معلوم کرکے ازبس خوشی ہوئی ہے کہ اس معاملہ پر توجہ کی گئی ہے اور غالباً للعہ ماہوار کی سرِدست یہ آسامی مقرر ہوئی ہے یا ہونے والی ہے - اب دوسرا سوال ہم یہ پیش کرنا چاہتے ہین کہ آیا اس آسامی پر وہی محرر جو اب کام کرتے ہین رہنے چاہئین یا نئے آدمی رکھے جاوین؟ اس کا جواب انصاف اور عدل کو مدنظر رکھکر صاف ہے کہ یہ ترقی ان ہی لوگون کو ملنی چاہئے جو پہلے سے کام کرتے ہین نہ یہ کہ کمی تنخواہ پر تو وہ کام کرتے رہین اور ترقی کسی اور کو ملے علاوہ برین یہ لوگ بوجہ عرصہ دراز سے کام کرنے کے تجربہ کار بھی ہین - ہم اپنے ضلع کے بیدار مغز صاحب ڈپٹی کمشنر میجر ڈالس صاحب بہادر سے امید رکھتے ہین کہ وہ اس سوال کو حل کرتے وقت سابق ملازمین کا پورا لحاظ رکھینگے +

بٹالہ اسٹیشن کا بکنگ آفس | الحکم کے ناظرین کو یاد ہوگا کہ سٹیشن بٹالہ کے بکنگ آفس کے متعلق چند اصلاح طلب امور کی طرف ہم نے توجہ دلائی تھی ہم ریلوے کی ہائی اتھارٹیز خصوصاً ڈی - ٹی - ایس صاحب بہادر کی توجہ فرمائی کے ازبس مشکور ہین کہ انھون نے ہماری تحریر پر بہت ہی جلد نوٹس لیا اور سٹیشن ماسٹر صاحب بٹالہ کو ان اصلاحون کی طرف توجہ دلائی +

اب بکنگ آفس کے متعلق کس قدر اصلاح ہوئی؟ یہ ایک سوال ہے جسکا جواب تجربہ اور عام شہادت پر موقوف ہے ہمکو اس کے بعد امرتسر لاہور وغیرہ جانے کی ضرورت پڑی ہے اور اس سوال کا جواب ہم نے باوجود ڈی ٹی ایس صاحب بہادر کے نوٹس لینے کے عملی طور پر دیکھنا چاہا ہے - مگر اس کا جواب ہمکو بجز مایوسی کے اور نہیں ملا - ہمکو اس امر کا بے شک اعتراف ہے کہ بٹالہ کا سٹیشن ماسٹر ایک خوش اخلاق اور نرم مزاج آدمی ہے لیکن ہم اس امر کے بیان کرنے مین غلطی نہین کرتے کہ موجودہ بکنگ آفس کا انتظام قابل اصلاح ہے اور یہ ہمکو عمدہ حالت پر نظر نہین آتا جب تک موجودہ بکنگ کلرک اپنے اخلاق مین نمایان ترقی نہ دکھلائے اور زیادہ مستعدی اور ہوشیاری سے کام نہ لے - بٹالہ کا سٹیشن بوجہ تجارت کی ایک منڈی ہونے کے پٹھانکوٹ لائن پر سب سے بڑا سٹیشن ہے اس اسٹیشن پر جیسے یہ ضروری ہے کہ سٹیشن ماسٹر خوش اخلاق اور سب سے محبت سے پیش آنے والا ہو اسیطرح یہ بھی لازمی ہے کہ بکنگ کلرک اور دوسرے ملازم رفق اور ملائمت سے پیش آنیوالے ہون اور اگر ذرا اور توجہ کی جاوے تو یہ سب کچھ ممکن ہے اور ہمین امید ہے کہ ڈی ٹی - ایس صاحب ضرور توجہ کرینگے +

اور اس امر کے لئے ضرور احکام نافذ فرماوینگے کہ ٹکٹ ہمیشہ گاڑی کی روانگی سے ایک گھنٹہ پہلے ملنے شروع ہوا کرین +

دوم - مستورات کو ٹکٹ لینے اور اندر جانے کے لئے ممکن سہولت اور آسانی ہو +

سوم انٹرمیڈیٹ کلاس کے مسافرون کے لئے الگ کھڑکی کھلی ہو فقط تاہم ہم بٹالہ کے سٹیشن ماسٹر صاحب سے بھی امید کرتے ہین کہ وہ ان امور پر پوری توجہ کرینگے ہان ہم یہ بھی ظاہر کرنا ضروری سمجھتے ہین کہ آجکل موسم گرما مین خصوصیت کے ساتھ پانی بھی کافی طور پر مسافرون کو نہیں ملتا اور یہ صرف بٹالہ ہی سے مخصوص نہیں بلکہ بٹالہ سے لیکر امرتسر تک برابر یہی حال ہوتا ہے سقہ یا ہندو کہار ایکطرف پانی لیکر کھڑے رہتے ہین اور کبھی کبھار ایک آدھ ہانک لگا دیتے ہین اس موسم مین یہ عملہ بڑھا دینا چاہئے پانچ دس منٹ مین ایک سقہ یا ایک ہندو پانی پلانے والا اتنی بڑی ٹرین کے مسافرون کے لئے کفایت نہین - ہم جناب صاحب ڈی ٹی ایس بہادر سے امید کرتے ہین کہ اس سوال پر غور فرماوینگے اور ہمین بھی اطلاع دیکر مشکور فرماوینگے کہ انہون نے اس پر کیا نوٹس لیا +

اسی کی تائید مین | دن بدن پٹھانکوٹ لائن پر تجارت اور سواریون کی کثرت ہورہی ہے خصوصاً بٹالہ اور امرتسر کے درمیان اس لئے اب موجودہ ٹرین جو ایک صبح اور ایک شام کو جاری ہین کفتی نہین اگر ساری لائن پر دو سے زیادہ گاڑیان چلانی نامناسب ہون تو کم از کم بٹالہ اور امرتسر کے درمیان دو لوکل ٹرینین جاری ہوجانی ضروری ہین اور اگر ٹائم ٹیبل مین بھی مناسب تبدیلی کردی جاوے تو بہت ہی فائدہ مسافرون کو ہوسکتا ہے مثلاً اگر تقسیم اوقات یون ہو جاوے کہ ایک گاڑی امرتسر سے صبح کے چھ بجے گرمیون مین اور آٹھ بجے سردیون مین روانہ ہو اور دوسری لوکل ٹرین موجودہ وقت پر چلے اور رات کی گاڑی بجائے

سات بجے کے اگر امرتسر سے ۲ بجے بعد دوپہر روانہ ہوا کرے تو بٹالہ ۴ بجے کے بعد پہنچ جایا کرے جس سے مسافرون کو بہت ہی بڑا آرام ملے اور رات کو جو اُنہیں تکلیف ہوتی ہے نہ ہو غرض اس قسم کا مناسب تغیر و تبدل ٹائم ٹیبل مین کیا جاوے اور ایک نایدٹرین کم از کم سردست بٹالہ اور امرتسر کے درمیان جاری ہو جانی ضروری ہے جس سے اس لائن پر سفر کرنے والے مسافروں کو بہت بڑے آرام اور فائدہ کی توقع ہے ٭

قادیان اور بٹالہ کی سڑک | بٹالہ کی تحصیل کو فخر ہے کہ وہ ایک لائق محنتی اور غیر متعصب تحصیلدار لالہ موتی رام صاحب اپنا مقامی حاکم رکھتی ہے لالہ موتی رام صاحب کا ذکر ہم نے ایک سے زیادہ مرتبہ الحکم مین کیا ہی اور صرف یہ اس لئے کہ وہ ہمیشہ ان رفاہ عام کامون پر پوری توجہ فرماتے ہین جن کی بابت اُنہین توجہ دلائی جاوے - قصبہ قادیان کی صفائی کے متعلق آپکو توجہ دلائی گئی تھی آپنے پورا نوٹس لیا اور ایسا ہی یہان کے قصابون کے متعلق جب ظاہر کیا گیا کہ وہ عمدہ گوشت نہین بیچتے - بلکہ بعض اوقات ایسے مریل مریض جانور ہوتے ہین کہ جن سے بیماری کا اندیشہ ہوتا ہے اس پر بھی آپ نے توجہ تو فرمائی مگر ابھی تک مزید توجہ کی ضرورت ہے اور ہمین امید ہو کہ وہ اپنی قادیان کی رعایا کو مشکور فرماسکین گے اگر اس کے متعلق پورا نوٹس لین اس وقت جس معاملہ پر ہم جناب تحصیلدار صاحب کو توجہ دلانا چاہتے ہین وہ اس سڑک کے متعلق ہو جو بٹالہ سے قادیان کو آتی ہے اگرچہ صاحب ممدوح نے ہماری پہلی گذارشون پر نظر فرما کر اس سڑک کی درستی کے لئے کچھ مٹی وغیرہ ڈلوائی تھی اور کچھ درخت بھی لگائے جانے شروع ہوئے تھے مگر آپکے عارضی طور پر چلے جانے کے باعث یہ کام ادھورا رہ گیا اب ہم پھر آپ کی بیدار مغزی اور رعایا پروری سے امید کرتے ہین کہ چونکہ اس سڑک پر کثرت سے یکون کی آمد و رفت ہے اس لئے اگر سردست فنڈ اس کے پختہ بنانے کی اجازت نہیں دیتے تو اس کی مرمت کر کر عام حالت درست کرادی جاوے خصوصاً وہ ٹکڑا جو قادیان کو آتا ہے اس حصہ پر برسات کے دنو نمین سخت خطرہ کا اندیشہ ہوتا ہے - ہم آپکی نیک نیتی اور پبلک کی بہی خواہی سے امید کرتے ہین کہ اس سڑک کی حالِ زار پر ضرور توجہ فرمائی جاوے گی ٭

سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خبرین

جناب میرزا خدا بخش صاحب مدرسہ تعلیم الاسلام کے مئے چندہ جمع کرنے کے لئے دارالامان سے آج روانہ ہو رہے ہین ٭

جناب شیخ رحمت اللہ صاحب پروپرائیٹر بمبئی ہوس لاہور نے جو شادی انگلستان مین کی تھی خدا تعالےٰ کے فضل سے انکے ہان بیٹا پیدا ہوا جسکا نام عبد اللہ رکھا گیا دارالامان مین اس بچے کا عقیقہ کیا گیا خدا تعالےٰ مولود مسعود کو دینی دنیوی نعمتون سے بہرہ ور کرے آمین

جناب ڈاکٹر میرزا یعقوب بیگ صاحب اسسٹنٹ سرجن جہلم سے لاہور میڈیکل کالج مین پروفیسر ہوکر تبدیل ہوئے - آپ کی روانگی پر جہلم مین ایک الوداعی جلسہ ہوا جسمین عمایدِ شہر کے علاوہ سول سرجن بہادر اور مقامی حکام بھی تھے اس جلسہ مین ڈاکٹر صاحب کی خدمات کا سول سرجن بہادر نے بہترین الفاظ مین اعتراف کیا یہ ہمارے سلسلہ کی خوبیون کے زندہ ثبوت ہین ٭

ہمارے عزیز بھائی شیخ احمد حسین احمدی فرید آبادی مصحح رفاہ عام پریس کی اہلیہ نے تپ دق کے عارضہ سے انتقال کیا انا للہ وانا الیہ راجعون - مرحومہ کا جنازہ حضرۃ اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے معہ اپنی جماعت کے دارالامان مین پڑھا خدا مرحومہ کو غریق رحمت کرے آمین

لاہور کے پیسہ اخبار کے نام مولانا مولوی حکیم نور الدین صاحب کی طرف سے عنقریب ایک نوٹس جاری ہونیوالا ہے کہ اس نے بلا وجہ ان کی رشتہ دار عورت کے متعلق جھوٹی خبر طاعون سے بیمار ہونے اور پھر بدحواسی سے باہر نکالے جانے اور پھر مرجانے کی شایع کی پیسہ اخبار نے اگر معافی نہ مانگی اور اس خبر کی تردید نہ کی تو یقین کیا جاتا ہے اس سے قانونی سلوک ہو ٭

ہمین یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ پیسہ اخبار کو ایک دو نوٹس اور بھی اس قسم کے ملنے والے ہین یہ نتیجہ ہے شتاب کاری کا ٭

خلافت راشدہ کا دیباچہ طبع ہو رہا ہو بہت جلد اشاعت کی توقع کی جاتی ہے

ہمکو افسوس سے ظاہر کرنا پڑتا ہے کہ ہمارے معزز ہمعصر نیر اعظم مراد آباد ۵ جولائی کی اشاعت مین تین مہینے ماقبل کی ایک مراسلات خلیفۃ المسیح کے متعلق چھاپ کر اپنی بے احتیاطی کا ثبوت دیتا ہے غالباً ایڈیٹر کے سفر مین ہونے کا نتیجہ ہے ٭

الحکم کی کسی گذشتہ اشاعت مین جناب صاحبزادہ سراج الحق صاحب کی طرف سے **پان** پر ایک مضمون شائع ہوا تھا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی اس مضمون کو سنا اور بعض تحریکات کی وجہ سے آپنے ارادہ فرمایا ہے کہ ایک اشتہار منشی اشیاء کے استعمال کے روکنے کے لئے شائع کرین یہ ہم نہین کہہ سکتے کہ وہ اشتہار کب شائع ہو - لیکن تاہم حضرت حجۃ اللہ - تمباکو - بھنگ چرس - افیون - شراب - زردہ (جو پان کے ہمراہ کھایا جاتا ہے) علی ہذا القیاس اور دوسری منشی اشیاء سے سخت بیزاری اور نفرت ظاہر فرماتے ہین اور اپنی جماعت کو منع فرماتے ہین کہ وہ ان چیزون کو ہرگز ہرگز استعمال نکرین اس سے کہ یہ اشتہار شایع ہو ہم مختصر طور پہ لکھنا کافی اور ضروری سمجھتے ہین ٭

مذہبی اور اسلامی دنیا کی خبرین

ہندوستان مین تو سینکڑون مذہبی فرقے تھے ہی لیکن آئرلینڈ اور برطانیہ اعظم مین بھی کچھ کم نہیں ہین چنانچہ یہ بات دریافت کی گئی ہے کہ وہان دو سو ستائیس مذہبی فرقے ہین +

سقوطری کے امریکن کالج نسلون کی پروفیسر مس آئی ٹوی کے مسلمان ہونے پر قسطنطنیہ کی یورپین آبادی مین بڑی حیرت پھیلی ہے اس پر مدراس کا اخبار ہند و رقمطراز ہے کہ مسلمانون کو چاہئے کہ اور بہت سے عیسائیون کو مسلمان بنالین تاکہ پادریون کو پتہ لگجاوے کہ جب وہ کسی ہندو بیوی کو میان سے یا بچے کو مان باپ سے جدا کرکے عیسائی کرتے ہین تو انہین ایسا ہی ناگوار معلوم ہوتا ہے

تھوڑا عرصہ ہوا کہ ایک ہندو نے کلکٹر حیدر آباد سے درخواست کی کہ اس کو مسلمان ہونے کی اجازت دی جاوے کلکٹر کو اپنے عقائد کے یقین دلانے اور بلا تامل اجازت دینے کے لئے اس نے بیان کیا کہ اہل ہنود کی رسم کیمطابق بعد از مرگ جسم کے جلائے جانے سے مجھکو ڈر لگتا ہے دفن ہونے کو پسند کرتا ہون اس لئے بغیر اسلام قبول کرنے کے چارہ نہین +

اسکندریہ کے انگریزی اخبار کا بیان ہے کہ فرنچ اخبارات کی یہ رائے بالکل غلط ہے کہ مصری حکومت کو سنوسی کی طرف سے خطرہ ہے اور وہ اس پر حملہ کرنیوالا ہے اور نہ یہ ہی خبر معتبر معلوم ہوتی ہے کہ نواح جھیل چاڈ مین فرانسیسی فوج نے سنوسی کی سپاہ کو ملکر شکست دی ہے +

بیعت

خدا بخش صاحب ساکن شہر جہلم - اہلیہ سید سرور شاہ صاحب واقعہ ہزارہ ضلع
ولایت علی شاہ کوٹلہ مالیر
قربان علی شاہ ״ - سماۃ بیگا بی بی زوجہ
شیخ احمد جان صاحب الہ آباد
محمد دین صاحب امام مسجد گجرات
میان بھاگ ہنڈل - سیالکوٹ
غلام محمد - ״ ״
غلام احمد ״
ڈاکٹر جمال الدین راول پنڈی
عبد الکریم لودیانہ - زوجہ عبد الکریم لودیانہ
اہلیہ جناب حکیم محمد شاہنواز صاحب راول پنڈی
اہلیہ جناب سردار بخش صاحب برادر حکیم شاہ نواز صاحب - حیات محمد ریشم باف عبد ال سیالکوٹ - جناب شیخ ضیاء اللہ ہیڈ ماسٹر گجرات - مدرسہ انگریزی مانسہرہ
فقیر محمد - جہلم محلہ کھوکھران
چودھری حسن محمد صاحب نمبردار کوٹلی خواجہ سیالکوٹ - محمد دین ٹپ گرام ترسر کرہ قلعہ بھنگیان - فضل دین - خوشاب جیوتا - اکمل الدین - سلطان بخش صاحب رحیم بخش کمپوڈر - محمد علی صاحب وٹرنری اسسٹنٹ درجہ اول شہر میرٹھ
امیر بخش صاحب گرداور قانونگو منالہ والی قصور - سماۃ کرم بی بی زوجہ امیر بخش صاحب
عبد العزیز - عمر دین - سیالکوٹ
نظام الدین سیالکوٹ - سید محمد سرور شاہ
اہلیہ جناب ڈاکٹر یعقوب بیگ صاحب
دادی جناب ڈاکٹر صاحب ״
سکندر بیگ برادر ڈاکٹر صاحب
محمد حیات خانصاحب معرفت ڈاکٹر صاحب
سماۃ خان بی بی اہلیہ غلام قادر ریشم باف از ملتان - بیرون پاک دروازہ
سماۃ غلام عائشہ اہلیہ ״
محمد نواب خان - لنیانی - لاہور
شعیب - ابراہیم - حبیب اللہ - عبد الخالق
یوسف - عبد اللہ - عبد الہادی

صدیق - عثمان - عبد الغفار - عبد الغفور
سلیمان - محمد - میر محمد - نور دین ایوب
محمد دین طالبعلم راول پنڈی
سماۃ کلثوم زوجہ شیخ ہدایت اللہ صدر بازار پشاور -
علی بخش - صغری - برکت علی لودیانہ
زوجہ علی بخش - نبی بخش جھٹ
اولیا - از جھٹ لودیانہ
بوڈو - کریم بخش مولا بخش عظمت برج
محمد ابراہیم - کھنی - جالندر - پھلور
علیا - علی پور لودیانہ متصل بہادلہ
گوجر - بہادلہ - لودیانہ
عطا محمد طالبعلم ״
سماۃ عائشہ - جوگی والہ - غازیخان
موسی - غازیخان
صاحبو - بابا خان - کریم بخش - رحیم بخش
واحد بخش - سماۃ حیات زوجہ الہ بخش
عیسی - سماۃ چنن - سماۃ مبارکہ
بی بی جنت - عیسی - زوجہ عیسی
سماۃ عالم خاتون زوجہ ״
سماۃ نور بھری زوجہ خدا بخش
سماۃ فاطمہ - سماۃ سجائی زوجہ مسلم
سماۃ صاحبہ زوجہ مسلم
اہلیہ ثانیہ - ضامن علی صاحب کپورتھلہ
برہان بخش صاحب نمبردار گجرانوالہ
محمد ہاشم گجرانوالہ
عبد اللہ کتب فروش مالیر کوٹلہ
عتیق الرحمن - از فیروز پور
حبیب الرحمن از فیروز پور
عبد القادر صاحب - میان میر - صدر بازار چھاونی محلہ فراشان
چودہری سکندر صاحب - گجرات - پھالیان
خدا بخش رجوعہ - حسن محمد -
خان محمد - غلام محمد - شاہ محمد
فضل دین - سلطان - امیر علی گجرات
عبد العزیز مدرس مدرسہ زنانہ
میان محمد امین صاحب
قاضی امیر علی صاحب - عبد الکریم
حافظ کریم بخش - عمر الدین - اللہ داد -
فتح علی - احمد خان - محمد خان - عبد الحق

مطبع انوار احمدیہ قادیان مین باہتمام شیخ یعقوب علی صاحب تراب احمدی ایڈیٹر کے شائع ہوا

دوستو اک نظر خدا کے لئے

سید الخلق مصطفٰے کے لئے

رک نہیں سکتا دلِ مجبور واسداندلون
دیکھکر جو ہو رہا ہے شور برپا اندلون
وائے بر حالِ مسلمانان سمجھ سکتے نہیں
کیون ہوئے جاتے ہین طاعونی نوالا اندلون
اک مسیح وقت کی خاطر عزیزو بے خطا
اخر اتم نے بھلا کیا کیا نہ باندھا اندلون
کرچکا تھا شرک وجہل اپنا تصرف جابجا
غیرتِ حق نے ہراک کو توڑ ڈالا اندلون
صدقے اس فضل وکرم کے اور اس احسان کے
کھل گیا رفع و توفی کا سما اندلون
پھک گئی اب نئی روح قالب توحید مین
معلوم ہے تجدید کی چاروطرف کیا اندلون
سیکڑون بھولے بھٹکے اور بگڑتے بن گئے
بحرِ رحمت نے جو اگر جوش مارا اندلون
شانِ جباری کے صدقے اور قربان کیون نہون
لطف کا اپنے دکھایا کیا نمونا اندلون
چھوڑدو فسق وفجور و شرک اور سب بدعتین
ہین یہی طاعون کا باعث سراپا اندلون
دلی مین اور اعمال مین اک پاک تبدیلی کرو
اور نیا حاصل کرو کچھ زہد و تقوی اندلون
مین چلے دل کے پھپھولے توڑ نیوالا نہیں
خوب روشن ہے خدا پر میرا شیوہ اندلون
ہے بقولِ ملہم صادق مسافر کی دعا
کھولدے ہراک پاصلیت خدایا اندلون

راقم مسافر

اشعار

زندگی بخش جام احمدؐ ہے
کیا پیارا یہ نام احمدؐ ہے
لاکھ ہون انبیاء مگر بخدا
سب سے بڑھکر مقام احمدؐ ہے
باغِ احمدؐ سے ہم نے پھل کھایا
میرا بستان کلام احمدؐ ہے
ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو
اُس سے بہتر غلامِ احمدؐ ہے

(ڈائری کا اقتباس)

مردو نکا جی اُٹھنا ہم خدا تعالےٰ کے اُسی قانونِ قدرت کو مانتے ہین جو قرآن شریف مین بیان ہوا ہے جو مردہ ایسے ہین کہ قبر مین رکھے جاتے ہین اور انکے پاس ملائکہ آتے ہین ان کی نسبت قرآن شریف کا یہی فتویٰ ہے فیمسک التی قضی علیہا الموت مگر بہنگ دیگر غیر حقیقی موت میں احیا بھی ہوتا ہے چنانچہ اس قسم کے واقعات خود ہمارے ساتھ بھی پیش آئے ہین چنانچہ مبارک کے متعلق .... اس قسم کی موتین فیمسک التی قضی علیہا الموت سے نہین اور وہ یہ احیا ہے جس پر ہم ایمان لاتے ہین کہ مردہ جی اُٹھتا ہے۔

غرض خدا تعالےٰ نے جو قانون باندھا ہے اسے ہم مانتے ہین اگر اس پر اعتبار نہ کرین اور یقین نہ لائین تو ایمان اُٹھ جاتا ہے پس خدا تعالےٰ کا قانون قدرت جو کتاب اللہ مین درج ہے اس پر ہمارا ایمان ہے اور ہم اسبات پر بھی ایمان لاتے ہین کہ خدا تعالےٰ اپنی صفات کے خلاف نہین کرتا۔ مثلاً کوئی کہے کہ خدا تعالےٰ قادر ہے تو کیا خودکشی بھی کرلیتا ہے؟ ہم اس کے جواب مین کہینگے کہ کبھی نہین کیونکہ لہ الاسماء الحسنی کوئی صفت اس سے منسوب نہین کرسکتے وہ اپنی صفات قدیمہ کے خلاف نہین کرتا غرض احیاء موتےٰ اور قانون قدرت کے متعلق ہمارا یہی مذہب ہے کہ ہم اس احیاء کے قائل ہین جو قرآن شریف نے بیان کیا اور وہ قانونِ قدرت ہمارا امام ہے جو قرآن شریف سے ثابت ہوتا ہے یورپ کا فلسفہ اور اس کی محدود تحقیقین ہمارے لئے رہبر نہیں ہوسکتی ہین (۱۴)

حضرت مسیح موعود کی ایمانی قوت ہم اپنے خدا تعالےٰ پر یہ قوی ایمان رکھتے ہین کہ وہ اپنے صادق بندہ کو کبھی ضائع نہیں کرتا حضرت ابراہیم کی طرح اگر وہ آگ مین ڈالا جاوے۔ تو وہ آگ اس کو جلا نہیں سکتی ہمارا مذہب یہی ہے کہ ایک آگ نہیں اگر ہزار آگ بھی ہو تو وہ جلا نہین سکتی۔ صادق اس مین ڈالا جاوے تو ضرور بچ جاویگا ہمکو اگر اس کام کے مقابلہ مین جو خدا تعالیٰ نے ہمارے سپرد کیا ہے آگ مین ڈالا جاوے تو ہمارا یقین ہے کہ آگ جلا نہیں سکیگی اور اگر شیرون کے پنجرہ مین ڈالا جاوے تو وہ کھا نہ سکین گے۔ مین یقیناً کہتا ہون کہ **ہمارا خدا وہ خدا نہین جو اپنے صادق کی مدد نکرسکے** بلکہ ہمارا خدا قادر خدا ہے۔ جو اپنے بندون اور اس کے غیرون مین مابہ الامتیاز رکھدیتا ہے اگر ایسا نہو تو پھر دعا بھی ایک فضول شے ہو۔ مین سچ سچ کہتا ہون کہ جو کچھ مین خدا تعالی کی نسبت بیان کرتا ہون اس کی قوتین اور طاقتین اس سے بھی کروڑ در کروڑ درجے بڑھکر ہین جن کو ہم بیان نہین کرسکتے۔

ہمارا ایمان ہے کہ اگر قریش مکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پکڑ کر آگ مین ڈالدیتے تو وہ آگ ہرگز ہرگز آپ کو جلا نہیں سکتی تھی اگر کوئی محض اس بنا پر کہ آگ اپنی تاثیر نہین چھوڑتی انکار کرے تو وہ خبیث اور کافر ہے کیونکہ خدا تعالےٰ نے جب ان سب دشمنون کو مخاطب کرکے یہ کہدیا فکیدونی جمیعاً تم سب مکر کرکے دیکھلو مین اس کو ضرور بچالونگا پھر اگر کوئی یہ وہم بھی کرے کہ آگ مین ڈالتے تو معاذ اللہ جل جاتے یہ کفر ہے قرآن شریف سچا ہے اور خدا تعالےٰ کے وعدے سچے ہین وہ کوئی بھی حیلہ اور فریب آپ کی جان لینے کے لئے کرتے اللہ تعالےٰ ضرور ان کے گزند سے محفوظ رکھتا جیسا کہ محفوظ رکھکر دکھادیا۔ خواہ وہ صلیب کا مکر کرتے خواہ آگ مین ڈالنے کا غرض کوئی بھی کرتے آخر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے وعدے کے موافق صادق ثابت ہوتے جیساکہ ہوئے۔ جسطرف ہم اپنی جماعت کو کھینچنا چاہتے ہین وہ یہی عظیم الشان مرحلہ خدا شناسی کا ہے اور ہم یقین رکھتے ہین کہ انشاء اللہ تعالیٰ

آہستہ آہستہ سب کچھ ہو جاویگا ۔ ۱۴ جون

تبلیغ کا جوش ہمارے اختیار مین ہو تو ہم فقیرون کیطرح گھر بگھر پھر کر خدا تعالیٰ کے سچے دین کی اشاعت کرین اور اس ہلاک کرنیوالے شرک اور کفر سے جو دنیا مین پھیلا ہوا ہے لوگونکو بچالین ۔ اگر خدا تعالیٰ ہمین انگریزی زبان سکھادے تو ہم خود پھر کر اور دورہ کر کے تبلیغ کرین اور اسی تبلیغ مین زندگی ختم کردین خواہ مارے ہی جاوین ۔

مسیح کی قبر کی اشاعت یورپ مین یورپ اور دوسرے ملکونمیں ہم ایک اشتہار شائع کرنا چاہتے ہین جو بہت ہی مختصر ایک چھوٹے سے صفحے کا ہو تا کہ سب اسے پڑھ لین اس کا مضمون اتنا ہی ہو کہ مسیح کی قبر سری نگر کشمیر مین ہے جو واقعات صحیحہ کی بنا پر ثابت ہو گئی ہے اس کے متعلق مزید حالات اور واقفیت اگر کوئی معلوم کرنا چاہے تو ہم سے کرے اس قسم کا اشتہار ہو جو بہت کثرت سے چھپوا کر شائع کیا جاوے

پان حقہ وغیرہ پر نصیحت حدیث مین آیا ہے و من حسن الاسلام ترک مالا یعنیہ یعنی اسلام کا حسن یہ بھی ہے کہ جو چیز ضروری نہو وہ چھوڑ دیجاوے ۔

اسیطرح پر یہ پان ۔ حقہ ۔ زردہ (تماکو) افیون وغیرہ ایسی ہی چیزین ہین ۔ بڑی سادگی یہ ہے کہ ان چیزون سے پرہیز کرے کیونکہ اگر کوئی اور بھی نقصان انکا بفرض محال نہو تو بھی اس سے ابتلا آجاتے ہین اور انسان مشکلات مین پھنس جاتا ہے مثلاً قید ہو جاوے تو روٹی تو ملیگی لیکن بھنگ چرس یا اور نشئی اشیا نہیں دیجاویگی یا اگر قید نہو کسی ایسی جگہ مین ہو جو قید کے قائمقام ہو تو پھر بھی مشکلات پیدا ہو جاتے ہین ۔

عمدہ صحت کو کسی بیہودہ سہارے سے کبھی ضائع کرنا نہین چاہیئے شریعت نے خوب فیصلہ کیا ہو کہ ان مضر صحت چیزونکو مضر ایمان قرار دیا ہے اور ان سب کی سردار شراب ہے ۔

یہ سچی بات ہے کہ نشون اور تقویٰ مین عداوت ہے افیون کا نقصان بھی بہت بڑا ہوتا ہے طبی طور پر یہ شراب سے بھی بڑھکر ہے اور جس قدر قوی لیکر انسان آیا ہے انکو ضائع کر دیتی ہے ۔

عصائے موسیٰ کا مصنف منشی الٰہی بخش مولوی عبد اللہ غزنوی اور اس کے دوسرے رفیق اور مسیح موعود ۔

اعتراض کرتے ہین کہ مین بید مشک اور کیوڑہ کا استعمال کرتا ہون ۔ یا اور اس قسم کی دوائیان کھاتا ہون تعجب ہے کہ حلال اور طیب چیزون کے کھانے پر اعتراض کیا جاتا ہے اگر وہ غور کر کے دیکھتے اور مولوی عبد اللہ غزنوی کی حالت پر نظر رکھتے تو میرا مقابلہ کرتے ہوئے ان کو شرم آجاتی مولوی عبد اللہ کو بیویونکا استغراق تھا اس لئے رنڈے اور مرغ کثرت سے کھاتے تھے یہانتک کہ آخیر عمر مین شادی کرنا چاہتے تھے میری شہادت مل سکتی ہے کہ مجھے کیوڑہ وغیرہ کی ضرورت کب پڑتی ہے مین کیوڑہ وغیرہ کا استعمال کرتا ہون جب دماغ مین اختلال معلوم ہوتا ہے یا جب دل مین تشنج ہوتا ہے خدائے وحدہ لاشریک جانتا ہے کہ بجز اس کے مجھے ضرورت نہین پڑتی ۔ بیٹھے بیٹھے جب بہت محنت کرتا ہون تو یکدفعہ ہی دورہ ہوتا ہے ۔ بعض وقت ایسی حالت ہوتی ہے کہ قریب ہے کہ غش آجاوے اس وقت علاج کے طور پر استعمال کرنا پڑتا ہے اور اسی لئے ہر روز باہر سیر کو جاتا ہون ۔

مگر مولوی عبد اللہ جو کچھ کرتے تھے یعنی مرغ ۔ انگور ۔ انڈے وغیرہ جو استعمال کرتے تھے اس کی وجہ کثرت ازدواج تھی اور کوئی سبب نہتھا ۔

انبیا علیہ السلام ان چیزونکو استعمال کرتے تھے مگر وہ خدا کی راہ مین فدا تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب کبھی گھبراتے تھے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی ران پر ہاتھ مار کر کہتے اے عائشہ ہمکو راحت پہونچا آنحضرت کے لئے تو سارا جہان دشمن تھا پھر اگر ان کے لئے کوئی راحت کا سامان نہ ہو تو یہ خدا کی شان کے ہی خلاف ہے ۔ یہ خدا تعالیٰ کی حکمت ہوتی ہے کہ جیسے کافور کے ساتھ دو چار مرچین رکھی جاتی ہین کہ اڑ نہ جاوے ۔

اسلام مین جبر نہین ہوا اللہ تعالیٰ جو کچھ کرتا ہے وہ تعلیم اور تربیت کے لئے کرتا ہے چونکہ نبوت کا زمانہ دیر تک رہتا ہے اور اسلام کی قوت اور شوکت صدیون تک رہی اور اس کے فتوحات دور دراز تک پہونچے اس لئے بعض احمقون نے سمجھ لیا کہ اسلام جبر سے پھیلایا گیا ۔ حالانکہ اسلام کی تعلیم ہے لا اکراہ فی الدین اس امر کی صداقت کو ظاہر کرنے کے لئے اسلام جبر سے نہیں پھیلا اللہ تعالیٰ نے خاتم الخلفا کو پیدا کیا اور اس کا کام یضع الحرب رکھکر دوسری طرف لیظہرہ علی الدین کلہ قرار دیا یعنی وہ اسلام کا غلبہ ملل ہالکہ پر حجت اور براہین سے قائم کرے گا ۔ اور جنگ وجدال کو اٹھا دیگا وہ لوگ سخت غلطی کرتے ہین جو کسی خونی مہدی اور خونی مسیح کا انتظار کرتے ہین ۔

اسلام کا عظیم الشان اعجاز اسلام کا سب سے بڑا اور عظیم الشان معجزہ جس کی نظیر کہین نہیں ملسکتی وہ اس کی حقانیت اور روشنی ہے وہ کسی پہلو سے شرمندہ نہین ہوتا تمام حقائق اور صداقتین اسلام مین موجود ہین ہر ایک پہلو سے کامل سب کے حملونکا جواب دیتا ہے اور دوسرون پر ایسا حملہ کرتا ہے کہ اس کا

جواب نہیں ہو سکتا۔

درازی عمر کا راز ہر ایک شخص چاہتا ہے کہ اس کی عمر دراز ہو لیکن بہت ہی کم ہیں وہ لوگ جنھوں نے کبھی اس اصول اور طریق پر غور کی ہو جس سے انسان کی عمر دراز ہو قرآن شریف نے ایک اصول بتایا ہے و اما ما ینفع الناس فیمکث فی الارض یعنی جو نفع رسان وجود ہوتے ہیں ان کی عمر دراز ہوتی ہے اللہ تعالے نے ان لوگوں کو درازی عمر کا وعدہ فرمایا ہے جو دوسرے لوگوں کے لئے مفید ہیں حالانکہ شریعت کے دو پہلو ہیں۔ اول خدا تعالی کی عبادت۔ دوسرے بنی نوع سے ہمدردی۔ لیکن یہاں یہ پہلو اس لئے اختیار کیا ہے کہ کامل عابد وہی ہوتا ہے جو دوسروں کو نفع پہنچائے۔ پہلے پہلو میں اول مرتبہ خدا تعالے کی محبت اور توحید کا ہے۔ اسمین انسان کا فرض ہے کہ دوسروں کو نفع پہونچائے اور اس کی صورت یہ ہے۔ ان کو خدا کی محبت پیدا کرے اور اس کی توحید پر قائم ہونے کی ہدایت کرے۔ جیساکہ و تواصوا بالحق سے پایا جاتا ہے انسان بعض وقت خود ایک امر کو سمجھ لیتا ہے لیکن دوسرے کو سمجھانے پر قادر نہیں ہوتا اس لئے اس کو چاہئے کہ محنت اور کوشش کر کے دوسروں کو بھی فائدہ پہونچاوے۔ ہمدردی خلائق یہی ہے کہ محنت کر کے دماغ خرچ کر کے ایسی راہ نکالے کہ دوسروں کو فائدہ پہونچا سکے تاکہ عمر دراز ہو اما ما ینفع الناس کے مقابل پر ایک دوسری آیت ہے جو دراصل اس وسوسہ کا جواب ہے کہ عابد کے مقابل نفع رسان کی عمر زیادہ ہوتی ہے اور عابد کی کیوں نہیں ہوتی؟ اگرچہ میں نے بتایا ہے کہ کامل عابد وہی ہو سکتا ہے جو دوسروں کو فائدہ پہنچاوے لیکن اس آیت میں اور بھی صراحت ہے اور وہ آیت یہ ہے۔

قل ما یعبأ بکم ربی لولا دعاء کم ۔ یعنی ان لوگوں کو کہہ دو کہ اگر تم لوگ ربکو نہ پکارو تو میرا رب تمہاری پرواہ ہی کیا کرتا ہے یا دوسرے الفاظ میں یوں کہہ سکتے ہیں کہ وہ عابد کی پروا کرتا ہے۔ وہ عابد زاہد جن کی بابت کہا جاتا ہے کہ وہ بنوں اور جنگلوں میں رہتے اور تارک الدنیا تھے۔ ہمارے نزدیک وہ بودے اور کمزور تھے کیونکہ ہمارا مذہب ہے کہ جو شخص اس حد تک پہنچ جاوے کہ اللہ اور اس کے رسول کی کامل معرفت ہو جاوے وہ کبھی خاموش رہ سکتا ہی نہیں وہ اس شوق اور لذت سے سرشار ہو کر دوسروں کو اس سے آگاہ کرنا چاہتا ہے۔

حکمت ایمانیاں را ہم بخوان یقین ایک ایسی شئے ہے جو انسان کو ایک قوت اور شجاعت عطا کرتا ہے یقین معلومات سے بڑھتا ہے اور جب معلومات وسیع ہوں تو یقین کی قوت سے ایک ماتحت اپنے افسر کے سامنے اپنے مقصد کو بیان کرنے سے نہیں ڈرتا لیکن اگر معلومات کم ہوں تو یقین میں بھی ایک قسم کی کمزوری ہو گی اور پھر خواہ وہ افسر بھی ہو تو اسے بھی دبنا پڑتا ہے

یہ صحیح بات ہے کہ زندگی اور طاقت تب پیدا ہوتی ہے جب پورا علم ہو اس وقت انسان اپنے آپکو مشکلات میں ڈالتا ہوا بھی پروا نہیں کرتا جیسے صحابہ جو یقین اور معرفت کے نور سے بھر کر دلیں ایک قوت اور شجاعت رکھتے تھے وہ بادشاہ کے سامنے کس دلیری سے جا بولے۔ یقین ایسی چیز ہے جو موت کو بھی آسان کر دیتا ہے اسی لئے شہادت کی موت سہل اور آسان ہے۔

اگر ایک پکے مسلمان کو قتل کی دھمکی دی جاوے تو وہ قتل اس کو سہل معلوم ہوگا یقین ایک روحانی سکینت ہے۔

شہادت کی موت والا دنیا اور طول امل کو طاق پر رکھ دیتا ہے۔ غرض انسان کو یقین حاصل کرنا چاہئے اس سے پہلے کہ وہ فلسفہ اور طبیعات میں ترقی کرے۔

اے کہ خواندی حکمت یونانیان
حکمت ایمانیاں را ہم بخوان

جس نے حکمت ایمان نہیں پڑھی وہ مردہ پرست ہی رہا۔

ہر نیا دن موت کے قریب کرتا ہے جون جون انسان بڈھا ہوتا جاتا ہے دین کی طرف بے پروائی کرتا جاتا ہے۔ یہ نفس کا دھوکا اور سخت غلطی ہے جو موت کو دور سمجھتا ہے۔ موت ایک ایسا ضروری امر ہے کہ اس سے کسی صورت میں بچ نہیں سکتے اور وہ قریب ہی قریب ہے ہر ایک نیا دن موت کے زیادہ قریب کرتا جاتا ہے میں نے دیکھا ہے کہ بعض آدمی اوائل عمر میں بڑے نرم دل تھے لیکن آخر عمر میں آکر سخت ہو گئے ایسا کیوں ہوتا ہے؟ نفس دھوکہ دیتا ہے کہ موت ابھی بہت دور ہے حالانکہ بہت قریب ہے موت کو قریب سمجھو تاکہ گناہوں سے بچو

این درگہ ما درگہ نومیدی نیست خدا تعالے کے فضل و کرم کا دروازہ کبھی بند نہیں ہوتا انسان اگر سچے دل سے اخلاص لیکر رجوع کرے تو وہ غفور رحیم ہے اور توبہ کو قبول کرنیوالا ہے یہ سمجھنا کہ کس کس گنہگار کو بخشے گا خدا تعالے کے حضور سخت گستاخی اور بے ادبی ہے اس کی رحمت کے خزانے وسیع اور لاانتہا ہیں اس کے حضور کوئی کمی نہیں اس کے دروازے کسی پر بند نہیں ہوتے۔ انگریزوں کی نوکریوں کی طرح نہیں کہ اتنے تعلیم یافتہ کو کہاں سے نوکریاں ملیں خدا کے حضور جسقدر پہونچیں گے سب اعلی مدارج پائیں گے یہ یقینی وعدہ ہے وہ انسان بڑا ہی بدقسمت اور بدبخت ہے جو خدا تعالے سے مایوس ہو اور اس کی نزع کا وقت غفلت کی حالت میں اس پر آجاوے۔ بے شک اس وقت دروازہ بند ہو جاتا ہے۔

کلمات طیبات حضرت امام الزمان سلمہ الرحمٰن

سلسلہ کیلئے دیکھو گذشتہ اشاعت

اس سلسلہ مین داخل ہو کر تمہارا وجود الگ ہو۔ اور تم بالکل ایک نئی زندگی بسر کرنے والے انسان بنجاؤ۔ جو کچھ تم پہلے تھے وہ نہ ہو یہ مت سمجھو کہ تم خدا تعالیٰ کی راہ مین تبدیلی کرنے سے محتاج ہو جاؤگے۔ یا تمہارے بہت سے دشمن پیدا ہو جاوینگے۔ نہیں خدا کا دامن پکڑنے والا ہرگز محتاج نہین ہوتا۔ اسپر کبھی برے دن نہین آسکتے۔ خدا جس کا دوست اور مددگار ہو۔ اگر تمام دنیا اس کی دشمن ہو جاوے تو کچھ پرواہ نہین۔ مومن اگر مشکلات مین بھی پڑے۔ تو وہ ہرگز تکلیف میں نہیں ہوتا بلکہ وہ دن اس کے لئے بہشت کے دن ہوتے ہین خدا کے فرشتے ماں کی طرح اسے گود میں لے لیتے ہین +

مختصر یہ کہ خدا خود ان کا محافظ اور ناصر ہو جاتا ہے یہ خدا جو ایسا خدا ہے کہ وہ علی کل شئی قدیر ہے وہ عالم الغیب، وہ حي وقیوم ہے۔ اس خدا کا دامن پکڑنے سے کوئی تکلیف پا سکتا ہے؟ کبھی نہین۔ خدا تعالیٰ اپنے حقیقی بندے کو ایسے وقتون مین بچا لیتا ہے کہ دنیا حیران رہ جاتی ہے۔ آگ مین پڑکر حضرت ابراہیم علیہ السلام کا زندہ نکلنا کیا دنیا کیلئے حیرت انگیز امر نہ تھا کیا ایک خطرناک طوفان مین حضرت نوح اور آپ کے رفقا کا سلامت بچ رہنا کوئی چھوٹی سی بات تھی اس قسم کی بے شمار نظیرین موجود ہین اور خود اس زمانہ مین خدا تعالیٰ نے اپنے دست قدرت کے کرشمے دکھلائے ہین دیکھو مجھ پر خون اور اقدام قتل کا مقدمہ بنایا گیا ایک بڑا بھاری ڈاکٹر جو پادری ہے وہ اس مین مدعی ہوا اور آریہ اور بعض مسلمان اس کے معاون ہوئے لیکن آخر وہی ہوا جو خدا نے پہلے سے فرمایا تھا کہ ابراء (بے قصور ٹھہرانا)

بس یہ وقت ہے کہ تم توبہ کرو اور اپنے دلونکو پاک صاف کرو۔ ابھی طاعون تمہارے گانون مین نہین یہ خدا کا فضل و کرم ہے اس لئے توبہ کا وقت ہے اور اگر مصیبت سر پر آپڑی اس وقت توبہ کیا فائدہ دیگی۔ جمون۔ سیالکوٹ اور لودیانہ وغیرہ اضلاع مین دیکھو کیا ہو رہا ہے ایک طوفان برپا ہے اور قیامت کا ہنگامہ ہو رہا ہے اس قدر خوفناک موتین ہوئی ہین کہ ایک سنگدل انسان بھی اس نظارہ کو دیکھکر ضبط نہین کر سکتا چھوٹا سا بچہ پاس پڑا ہوا تڑپ رہا اور بلبلا رہا ہے ماں باپ سامنے مرتے ہین کوئی خبر گیر نہیں ہے بہت عرصہ کا ذکر ہے کہ مینے ایک رویا دیکھی تھی کہ ایک بڑا میدان ہے۔ اس مین ایک بڑی نالی کھدی ہوئی ہے جسپر بھیڑین لٹا کر قصاب ہاتھ مین چھری لئے ہوئے بیٹھے ہین اور وہ آسمان کی طرف منہ کئے ہوئے حکم کا انتظار کرتے ہین میں پاس ٹہل رہا ہون۔ اتنے مین مین نے پڑھا **قُلْ مَا يَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّي لَوْلَا دُعَاؤُكُمْ** یہ سنتے ہی انھون نے جھٹ چھری پھیر دی بھیڑین تڑپتی ہین اور وہ قصاب انہیں کہتے ہین کہ تم ہو کیا گوہ کھانیوالی بھیڑین ہی ہو وہ نظارہ اسوقت تک میری آنکھون کے سامنے ہے۔

غرض خدا بے نیاز ہے اُسے صادق مومن کے سوا اور کسی کی پرواہ نہین ہوتی اور بعد از وقت دعا قبول نہین ہوتی ہے +

جب اللہ تعالیٰ نے مہلت دی ہے اس وقت اسے راضی کرنا چاہئے۔ لیکن جب اپنی سیہ کاریون اور گناہون سے اُسے ناراض کر لیا اور اس کا غضب اور سخط بھڑک اٹھا اس وقت عذاب الٰہی کو دیکھکر توبہ استغفار شروع کی اس سے کیا فائدہ ہوگا۔ جب سزا کا فتویٰ لگ چکا +

یہ ایسی بات ہے کہ جیسے کوئی شہزادہ بھیس بدل کر نکلے اور کسی دولتمند کے گھر جاکر روٹی یا کپڑا یا پانی مانگے اور وہ باوجود مقدرت ہونے کے اس سے مسخری کرین اور دھکے مار کر نکال دین اور وہ اسیطرح سارے گھر پھرے۔ لیکن ایک گھر والا اپنی چارپائی دیکر بٹھائے اور پانی کی بجائے شربت اور خشک روٹی کی بجائے پلاؤ دے۔ اور پھٹے ہوئے کپڑون کی بجائے اپنی خاص پوشاک اس کو دے۔ تو اب تم سمجھ سکتے ہو کہ وہ چونکہ دراصل تو بادشاہ تھا اب ان لوگون سے کیا سلوک کریگا۔ صاف ظاہر ہے کہ ان کم بختون کو جنھون نے باوجود مقدرت ہونے کے اس کو دھتکار دیا اور اس سے بدسلوکی کی سخت سزا دیگا اور اس غریب کو جسنے اس کے ساتھ اپنی ہمت اور طاقت سے بڑھکر سلوک کیا وہ دیگا جو اس کے وہم و گمان مین بھی نہین آسکتا +

اسیطرح حدیث مین آیا ہے کہ خدا کہیگا کہ مین بھوکا تھا مجھے کھانا نہ دیا یا مین ننگا تھا مجھے کپڑا نہ دیا۔ مین پیاسا تھا مجھے پانی نہ دیا۔ وہ کہینگے کہ یا رب العالمین کب؟ وہ فرمائیگا کہ فلان جو میرا حاجتمند بندہ تھا۔ اس کو دینا ایسا ہی تھا جیسا مجھکو اور ایسا ہی ایک شخص کو کہیگا کہ تو نے روٹی دی کپڑا دیا وہ کہیگا کہ تو تو رب العالمین ہے تو کب گیا تھا کہ میں نے دیا تو پھر اللہ تعالیٰ فرمائیگا کہ فلان بندہ کو دیا تھا +

غرض نیکی وہی ہے جو قبل از وقت ہے اگر بعد مین کچھ کرے تو کچھ فائدہ نہین۔ خدا انکی قبول نہین کرتا جو صرف فطرت کے جوش سے ہو کشتی ڈوبتی ہے تو سب روتے ہین اور دعائین مانگتے ہین مگر وہ رونا اور چلانا چونکہ تقاضا فطرت کا نتیجہ ہے اس لئے اس وقت سودمند نہین ہو سکتا۔ اور وہ اس وقت مفید ہو جو اس سے پہلے ہوتا ہے جبکہ امن کی حالت ہو۔

یقیناً سمجھو کہ خدا کو پانے کا یہی گر ہے جو قبل از وقت چوکنا اور بیدار ہوتا ہے ایسا بیدار کہ گویا اس پر بجلی گرنیوالی ہے۔ اسپر ہرگز نہین گرتی لیکن جو بجلی کو گرتے دیکھکر چلاتا ہے اسپر گریگی اور ہلاک کریگی وہ بجلی سے ڈرتا ہے نہ خدا سے

اسیطرح پر جب طاعون گھر مین آگئی اس وقت اگر توبہ و استغفار شروع کیا **تو وہ طاعون کا خوف ہے نہ خدا کا اس کا بت طاعون ہے خدا** معبود نہین اگر خدا سے ڈرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس فرشتہ کو حکم دیتا ہے کہ اس کو نقصان نہ پہنچاؤ یہ مت سمجھو کہ طاعون گرمی مین ہٹ جاتی ہے۔ سردی مین پھر بھی بلا ان موجود ہوتی ہے بعض وقت اس کا دورہ ستر ستر برس تک ہوتا ہے۔ یہود پر بھی یہی بلا پڑی تھی۔ غیر المغضوب مین اللہ تعالیٰ نے یہی تعلیم

دی ہوگی۔ ان یہودیوں کی راہ سے بچائیو جن پر طاعون پڑی تھی پس قبل از وقت عاجزی کرو گو تمہاری دعائیں بھی تمہارے لئے نیک نتیجے پیدا کرینگی لیکن اگر تم غافل ہو گئے تو کچھ فائدہ نہ ہوگا خدا کو ہر وقت یاد رکھو اور موت کو سامنے موجود سمجھو زمیندار بڑے نادان ہوتے ہیں اگر ایک رات بھی امن سے گذر جاوے تو بے خوف ہو جاتے ہیں +

دیکھو تم لوگ کچھ محنت کر کے کھیت طیار کرتے ہو تو فائدہ کی امید ہوتی ہے اسیطرح پر اس کے دن محنت کے لئے ہیں اگر اب خدا کو یاد کروگے تو اس کا مزا پاؤ گے اگرچہ زمینداری اور دنیا کے کاموں کے مقابلہ میں نمازوں میں حاضر ہونا مشکل معلوم ہوتا ہے اور تہجد کے لئے اور بھی۔ مگر اب اگر اپنے آپ کو اس کا عادی کرو گے تو پھر کوئی تکلیف نہ رہیگی۔ اپنی دعاؤں میں طاعون سے محفوظ رہنے کی دعا ملالو اگر دعائیں کروگے تو وہ کریم رحیم خدا احسان کریگا۔

دیکھو اب کام تم کرتے ہو اپنی جانوں اور اپنے کنبہ پر رحم ... کرتے ہو بچوں پر تمہیں رحم آتا ہے جسطرح اب ان پر رحم کرتے ہو۔ یہ بھی ایک طریق ہے کہ نمازوں میں ان کے لئے دعائیں کرو۔ رکوع میں بھی دعا کرو۔ پھر سجدہ میں دعا کرو کہ اللہ تعالےٰ اس بلا کو پھیر دے اور عذاب سے محفوظ رکھے۔ جو دعا کرتا ہے وہ محروم نہیں رہتا کبھی ممکن نہیں ہے کہ دعائیں کرنیوالا غافل پلید کیطرح مارا جاوے۔ اگر ایسا ہو تو خدا کبھی پہچانا ہی نہ جاوے وہ اپنے صادق بندوں اور غیروں میں امتیاز کر دیتا ہے۔ ایک بچایا جاتا ہے دوسرا پچا یا جاتا ہے۔ غرض ایسا ہی کرو کہ پورے طور پر تم میں سچا اخلاص پیدا ہو جا دے +

خلافت راشدہ

ابھی چھپ رہی ہے

حضرت مسیح موعود کی تبلیغ عورتوں کو

ہم ذیل میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک سترہ برس پیشتر کی ایک تحریر شائع کرتے ہیں اور اس کی اشاعت سے ہماری غرض اس حکم کی تعمیل ہے جو اس کے اوپر لکھا گیا ہے۔ جیسا کہ ناظرین ذیل میں ملاحظہ کرینگے۔ ہم امید کرتے ہیں کہ جو مقصد اس تحریر سے آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کا تھا اس کے پورا کرنے کا ہمارے ناظرین لحاظ رکھینگے اور پورے طور پر تبلیغ کرینگے۔ ایڈیٹر

جس شخص کے پاس یہ اشتہار پہنچے اس پر فرض ہے کہ گھر میں جا کر اپنے کنبے کی عورتوں کو تمام مضمون اس اشتہار کا اچھی طرح سمجھا کر سنا دے اور ذہن نشین کر دے اور جو عورت خواندہ ہو اس پر بھی لازم ہے کہ ایسا ہی کرے +

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

اشتہار بغرض تبلیغ و انذار

چونکہ قرآن شریف و احادیث صحیحہ نبویہ سے ظاہر و ثابت ہے کہ ہر یک شخص اپنے کنبہ کی عورتوں وغیرہ کی نسبت جن پر کسی قدر اختیار رکھتا ہے سوال کیا جائیگا کہ آیا بے راہ چلنے کی حالت میں اُس نے ان کو سمجھایا اور راہ راست کی ہدایت کی یا نہیں اس لئے میں نے قیامت کی باز پرس کو دور کرنا مناسب سمجھا کہ ان مستورات و دیگر متعلقین کو جو ہمارے رشتہ دار [illegible] قارب و اسطہ داری [illegible] اُن کی بے راہیوں و بدعتوں پر بذریعہ اشتہار کے انہیں خبردار کروں کیونکہ میں دیکھتا ہوں کہ ہمارے گھروں میں قسم قسم کی خراب رسمیں اور نالائق عادتیں جن سے ایمان جاتا رہتا ہے گلے کا ہار

ہو رہی ہیں اور اُن بری رسموں اور خلاف شرع کاموں سے یہ لوگ ایسا پیار کرتے ہیں جو نیک اور دینداری کے کاموں سے کرنا چاہئے ہر چند سمجھایا گیا کچھ سنتے نہیں ہر چند ڈرایا گیا کچھ ڈرتے نہیں۔ اب چونکہ موت کا کچھ اعتبار نہیں اور خدا تعالےٰ کے عذاب سے بڑھکر اور کوئی عذاب نہیں اس لئے ہم نے ان لوگوں کے بُرا ماننے اور بُرا کہنے اور ستانے اور دکھ دینے سے بالکل لاپروا ہو کر محض ہمدردی کی راہ سے حق نصیحت پورا کرنے کے لئے بذریعہ اس اشتہار کے ان سبکو اور دوسری مسلمان بہنوں اور بھائیوں کو خبردار کرنا چاہا تا ہماری گردن پر کوئی بوجھ باقی نہ رہ جائے اور قیامت کو کوئی یہ نہ کہہ سکے کہ ہمکو کسی نے نہیں سمجھایا اور سیدھا راہ نہیں بتایا سو آج ہم کھولکر باواز بلند کہہ دیتے ہیں کہ سیدھا راہ جس سے انسان بہشت میں داخل ہوتا ہے یہی ہے کہ شرک اور رسم پرستی کے طریقوں کو چھوڑ کر دین اسلام کی راہ اختیار کی جائے اور جو کچھ اللہ جلشانہٗ نے قرآن شریف میں فرمایا ہے اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ہدایت کی ہے اُس راہ سے نہ بائیں طرف مونہہ پھیریں نہ دائیں اور ٹھیک ٹھیک اسی راہ پر قدم ماریں اور اس کے برخلاف کسی راہ کو اختیار نہ کریں۔ لیکن ہمارے گھروں میں جو رسمیں پڑ گئی ہیں اگرچہ وہ بہت ہیں۔ مگر چند موٹی موٹی رسمیں بیان کی جاتی ہیں تا نیک بخت عورتیں خدا تعالیٰ سے ڈر کر ان کو چھوڑ دیں اور وہ یہ ہیں

(۱) ماتم کی حالت میں جزع فزع اور نوحہ یعنی سیاپا کرنا اور چیخیں مار کر رونا اور بے صبری کے کلمات مونہہ پر لانا۔ یہ سب ایسی باتیں ہیں جن کے کرنے سے ایمان کے جانے کا اندیشہ ہے اور یہ سب رسمیں ہندوؤں سے لی گئی ہیں۔ جاہل مسلمانوں نے اپنے دین کو بھلا دیا اور ہندوؤں کی رسمیں پکڑ لیں کسی عزیز اور پیارے کی موت کی حالت میں مسلمانوں کے لئے قرآن شریف میں یہ حکم ہے کہ صرف انا للہ و انا الیہ راجعون کہیں یعنی ہم خدا کا مال اور ملک ہیں اسے اختیار ہے جب چاہے اپنا مال لے لے اور اگر رونا ہو تو صرف آنکھوں سے آنسو بہانا جائز ہے اور جو اس سے زیادہ ہے وہ شیطان سے ہے +

(۲) دوم برابر ایکسال تک سوگ رکہنا اور نئی نئی عورتون کے آنے کے وقت یا بعض خاص دنون مین سیاپا کرنا اور باہم عورتون کا سر ٹکرا کر چلا کر رونا اور کچھ کچھ مونہہ سے بھی بکواس کرنا اور پھر برابر ایک برس تک بعض چیزون کا پکانا چھوڑ دینا اس عذر سے کہ ہمارے گھر مین یا ہماری برادری میں ماتم ہوگیا ہے یہ سب ناپاک رسمین اور گناہ کی باتین ہین جن سے پرہیز کرنا چاہیے

(۳) سوم سیاپا کرنیکے دنون مین بیجا خرچ بھی بہت ہوتے ہین حرام خور عورتین شیطان کی بہنین جو دور دور سے سیاپا کرنیکیلئے آتی ہین اور مکر اور فریب سے مونہہ کو ڈہانک کر اور بہنون کیطرح ایک دوسری سے ٹکرا کر چیخین مار کر روتی ہین ان کو اچھے اچھے کہانے کھلائے جاتے ہین اور اگر مقدور ہو تو اپنی شیخی اور بڑائی جتلانے کے لئے صد ہا روپیہ کا پلاؤ اور زردہ پکا کر برادری وغیرہ مین تقسیم کیا جاتا ہے اس غرض سے کہ تا لوگ واہ واہ کرین کہ فلان شخص نے مرنے پر اچھی کرتوت دکہلائی اچھا نام پیدا کیا سو یہ سب شیطانی طریق ہین جن سے توبہ کرنا لازم ہے

۴ - اگر کسی عورت کا خاوند مرجائے تو گو وہ عورت جوان ہی ہو دوسرا خاوند کرنا ایسا بُرا جانتی ہے جیسا کوئی بڑا بھار اگناہ ہوتا ہے اور تمام عمر بیوہ اور رانڈ رہ کر یہ خیال کرتی ہے کہ مین نے بڑے ثواب کا کام کیا ہے اور پاک دامن بیوی ہوگئی ہون حالانکہ اس کے لئے بیوہ رہنا سخت گناہ کی بات ہے عورتون کے لئے بیوہ ہونیکی حالت مین خاوند کر لینا نہایت ثواب کی بات ہے ایسی عورت حقیقت میں بڑی نیک بخت اور ولی ہے جو بیوہ ہونیکی حالت مین بُرے خیالات سے ڈر کر کسی سے نکاح کرلے اور نابکار عورتون کے لعن طعن سے نہ ڈرے - ایسی عورتین جو خدا اور رسول کے حکم سے روکتی ہین - خود لعنتی اور شیطان کی چیلیان ہین جن کے ذریعہ سے شیطان اپنا کام چلاتا ہے جس عورت کو اللہ رسول پیارا ہے اس کو چاہئے کہ بیوہ ہونے کے بعد کوئی ایماندار اور نیک بخت خاوند تلاش کر کر اور یاد رکھے کہ خاوند کی خدمت مین مشغول رہنا بیوہ ہونے کی حالت کے وظائف سے صدہا درجہ . . بہتر ہے +

(۵) یہ بھی عورتون مین خراب عادت ہے کہ وہ بات بات مین مردون کی نافرمانی کرتی ہین اور ان کی اجازت کے بغیر انکا مال خرچ کردیتی ہین اور ناراض ہونیکی حالت مین بہت کچھ بُرا بھلا ان کے حق مین کہہ دیتی ہین ایسی عورتین اللہ اور رسول کے نزدیک لعنتی ہین ان کا نماز روزہ اور کوئی عمل منظور نہین اللہ تعالے صاف فرماتا ہے کہ کوئی عورت نیک نہیں ہوسکتی جب تک پوری پوری اپنے خاوند کی فرمان برداری نہ کرے اور دلی محبت سے اس کی تعظیم بجا نہ لائے اور پس پشت یعنی اس کے پیچھے اس کی خیر خواہ نہو اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ عورتون پر لازم ہے کہ اپنے مردون کی تابعدار رہین ورنہ ان کا کوئی عمل منظور نہین اور نیز فرمایا ہے کہ اگر غیر خدا کو سجدہ کرنا جائز ہوتا تو مین حکم کرتا کہ عورتین اپنے خاوندون کو سجدہ کیا کرین اگر کوئی عورت اپنے خاوند کے حق مین کچھ بدزبانی کرتی ہے یا اہانت کی نظر سے اس کو دیکھتی ہے اور حکم ربانی سنکر پھر بھی باز نہین آتی تو وہ لعنتی ہے خدا اور رسول اس سے ناراض ہین - عورتون کو چاہئے کہ اپنے خاوندون کا مال نہ چراوین اور نامحرم سے اپنے تئین بچاوین اور یاد رکھنا چاہیے کہ بغیر خاوند اور ایسے لوگون کے جن کے ساتھ نکاح جائز نہیں اور جتنے مرد ہین ان سے پردہ کرنا ضروری ہے جو عورتین نامحرم لوگون سے پردہ نہین کرتین شیطان ان کے ساتھ ساتھ ہے - عورتون پر یہ بھی لازم ہے کہ بدکار اور بدوضع عورتون کو اپنے گھرون مین نہ آنے دین اور انکو اپنی خدمت مین نہ رکھین کیونکہ یہ سخت گناہ کی بات ہے کہ بدکار عورت نیک عورت کی ہم صحبت ہو -

(۶) عورتون مین یہ بھی ایک بدعادت ہے کہ جب کسی عورت کا خاوند کسی اپنی مصلحت کے لئے کوئی دوسرا نکاح کرنا چاہتا ہے تو وہ عورت اور اس کے اقارب سخت ناراض ہوتے ہین اور گالیان دیتے ہین اور شور مچاتے ہین اور اس بندہ خدا کو ناحق ستاتے ہین ایسی عورتین اور ایسے ان کے اقارب بھی نابکار اور خراب ہین کیونکہ اللہ جلشانہ نے اپنی حکمت کاملہ سے جس میں صدہا مصالح ہین مردون کو اجازت دے رکھی ہے کہ وہ اپنی کسی ضروریات یا مصلحت کے وقت چار تک بیویان کرلین پھر جو شخص اللہ رسول کے حکم کے مطابق کوئی نکاح کرتا ہے تو اس کو کیون بُرا کہا جائے ایسی عورتین اور ایسے ہی اس عادت والے اقارب جو خدا اور اس کے رسول کے حکمون کا مقابلہ کرتی ہین نہایت مردود اور شیطان کی بہنین اور بھائی ہین کیونکہ وہ خدا اور رسول کے فرمودہ سے مونہہ پھیر کر اپنے رب کریم سے لڑائی کرنا چاہتے ہین اور اگر کسی نیک دل مسلمان کے گھر مین ایسی بدذات بیوی ہو تو اُسے مناسب ہے کہ اس کو سزا دینے کے لئے دوسرا نکاح ضرور کرے

۷ بعض جاہل مسلمان اپنے ناطہ رشتہ کے وقت یہ دیکھ لیتے ہین کہ جس کے ساتھ اپنی لڑکی کا نکاح کرنا منظور ہے اس کی پہلی بیوی بھی ہے یا نہین پس اگر پہلی بیوی موجود ہو تو ایسے شخص سے ہرگز نکاح کرنا نہین چاہتے سو یاد رکھنا چاہئے کہ ایسے لوگ بھی صرف نام کے مسلمان ہین اور ایک طور سے وہ ان عورتون کے مددگار ہین جو اپنے خاوندون کے دوسرے نکاح سے ناراض ہوتی ہین سو ان کو بھی خدا تعالیٰ سے ڈرنا چاہئے +

(۸) ہماری قوم مین یہ بھی ایک نہایت بد رسم ہے کہ دوسری قوم کو لڑکی دینا پسند نہین کرتے بلکہ حتی الوسع لینا بھی پسند نہین کرتے یہ سراسر تکبر اور نخوت کا طریق ہے جو سراسر احکام شریعت کے برخلاف ہے بنی آدم سب خدا تعالےٰ کے بندے ہین رشتہ ناطہ مین صرف یہ دیکھنا چاہئے کہ جس سے نکاح کیا جاتا ہے وہ نیک بخت اور نیک وضع آدمی ہے اور کسی ایسی آفت مین مبتلا نہین جو موجب فتنہ ہو اور یاد رکھنا چاہئے کہ اسلام مین قومون کا کچھ بھی لحاظ نہین صرف تقویٰ اور نیک بختی کا لحاظ ہے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم یعنی تم مین سے خدا تعالیٰ کے نزدیک زیادہ تر بزرگ وہی ہے جو زیادہ

تر پرہیزگار ہے ؛

(۹) ہماری قوم مین یہ بھی ایک بد رسم ہو کہ شادیون مین صدہا روپیہ کا فضول خرچ ہوتا ہے سو یاد رکھنا چاہیے کہ شیخی اور بڑائی کے طور پر برادری مین بہاجی تقسیم کرنا اور اس کا دینا اور کہانا یہ دونون باتین عند الشرع حرام ہین اور آتشبازی چلوانا اور کنجرون ڈومون کو دینا یہ سب حرام مطلق ہے ناحق روپیہ ضائع جاتا ہے گناہ سر پر چڑھتا ہو صرف اتنا حکم ہے کہ نکاح کرنیوالا بعد نکاح کے ولیمہ کرے یعنی چند دوستون کو کہانا پکا کر کہلا دیوے ؛

(۱۰) ہمارے گھرون مین شریعت کی پابندی کی بہت سستی ہے بعض عورتین زکوٰۃ دینے کے لائق اور بہت سا زیور ان کے پاس ہے وہ زکوٰۃ نہین دیتین۔ بعض عورتین نماز روزہ کے ادا کرنے مین بہت کوتاہی رکھتی ہین۔ بعض عورتین شرک کی رسمین بجالاتی ہین جیسے چیچک کی پوجا۔ بعض فرضی بیویون کی پوجا کرتی ہین بعض ایسی نیازین دیتی ہین جن مین یہ شرط لگا دیتی ہین کہ عورتین کہاوین کوئی مرد نہ کہاوے یا کوئی حقہ نوش نہ کہاوے۔ بعض جمعرات کی چوکی بھرتی ہین مگر یاد رکھنا چاہیے کہ یہ سب شیطانی طریق ہین۔ ہم صرف خالص اللہ کے لئے ان لوگون کو نصیحت کرتے ہین کہ آؤ خدا تعالیٰ سے ڈرو ورنہ مرنے کے بعد ذلت اور رسوائی سے سخت عذاب مین پڑوگے اور اس غضب الٰہی مین مبتلا ہو جاؤگے جس کا انتہا نہین ؛

والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ

المرقوم خاکسار

غلام احمد از قادیان

یسوع ناصری

نمبر (۱)

یسوع ناصری زمانہ سلف کے الجہنون مین ایسا الجہا ہوا ہے اور اس کی سرگذشت افسانہ سو ایسی مبہم ہے کہ ہم اس کو **نقشِ پا بر ریگ** سے مشابہت دے سکتے ہین۔ ہم جانتے ہین کہ یسوع "اس نام کا کوئی شخص ہوا ہے مگر واقعی ہمکو اس امر کا مطلق علم نہین ہے کہ وہ کس ڈھب کا آدمی تہا صرف انجیل ہی ایک ایسی کتاب ہے جس سے کہ ہم اس کے کچھ حالات معلوم کر سکتے ہین[1] مگر غیر متعصب محققین کی تفتیشات سے یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ انجیل بعید از قیاس اور دور از فہم و فراست قصون اور افسانون کا بے ترتیب مجموعہ ہے نہ کہ کوئی معتبر تواریخ یسوع کی بابت کوئی صاف اور یقینی دعویٰ کرنا فرض سے کم و بیش اور کچھ نہین ہے اس لئے ہم صرف قیاس دوڑا سکتے ہین ؛

لبرل مصنف لاحاصل فلاسفی چھانٹے ہین اور فصاحت گھوڑے ہین جبکہ نئے عہدنامہ کی تواریخی صحت کی بیخ کنی کر دینے پر بھی وہ یسوع کی مدح سرائی کرتے ہوئے اس کو بنی نوع انسان مین سب سے نیک اور اعلیٰ انسان[2] قرار دیتے ہین

لیکن واقعات اس ڈھنگ کی مدح کی ہرگز اجازت نہین دیتے۔ ہم مناسب طور پر اس کے نام کی عزت کر سکتے ہین اور زمانہ قدیم کے مذہبی پیشواؤن ریفارمرون اور نیک مردون کی فہرست مین اس کا نام درج کر سکتے ہین مگر اس سے تجاوز کرنا پرلے درجے کی بے انصافی ہے۔

اگر یہ تسلیم بھی کر لیا جاوے کہ یسوع کی سرگذشت مندرجہ نیا عہدنامہ اس شخص کی سوانحعمری کا جزو ہے جو کہ نفس الحقیقت پیدا ہوا اور ستایا گیا تو وہ ایک گزرے ہوئے زمانہ کے قصون سے اخذ کئے ہوئے خیالات سے ایسی خلط ملط ہوئی ہوئی ہے کہ ان کی تہ مین اگر کوئی تواریخ کے ٹکڑے ہون بھی تو ان کا پتہ لگانا ناممکن ہے **گوتم بدھ** بلاشبہ ایک تواریخی شخص تہا تو بھی اسکی سرگذشت مین اس قدر دست اندازی کی گئی ہے کہ ہم درحقیقت اس کی بابت یقینی طور پر کچھ نہین جانتے ہین۔ سکندر اعظم ایک تواریخی شخص تہا تو بھی اس کی تواریخ افسانون کا ایک انبار ہے یہی حال **کرشن شنکر کبیر نانک** اور بیسیون دیگر مہان پرشون کا ہے ؛

بذریعہ علمی تحقیقات کے ہم اصلی یسوع کا کوئی پتہ نہین لگا سکتے اس کی تصویر بحال نہین ہو سکتی اس نے کوئی تحریری یادداشت اپنی بابت نہین چھوڑی۔ اس کے پیرو ناخواندہ تھے اس کا زمانہ جہالت کا زمانہ تہا **پال** کو صرف اس کی روایتین دستیاب ہوئین وے کہان تک صحیح ہین اس کے جاننے کا ہمارے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔ صرف چند ہی تو وہ جمع کئے جانے کے لائق معلوم ہوتی ہین اور نہ ہی ان مین ایسی مطابقت ہے کہ ہم ان کو پال کے ذاتی خیالات سے جدا کر سکین جیسا کہ مسٹر رے بتین۔ صاحب فرماتے ہین "وہ یسوع جو کہ اس پر پوشیدہ الہام نازل کرتا ہو

فٹ نوٹ [1] انسان یسوع اس کے خیال اور ارادون اور اس کے زمانہ کے بیرونی شکل کے علم کے لئے ہماری امید صرف نیا عہدنامہ ہے اگر یہ امید ٹوٹ جائے تو اس کی مقدار شہرت کا ستون دار آسمان بوسیدگی ہے۔ یسوعیت کی بنیاد جہانتک کہ یہ خارجی اور شخصی ہے جنکون پر رکھی گئی "

(جان ڈبلیو۔ کیدوک)

[2] مسٹر رے مین صاحب یسوع کو باوجود مجذوب قرار دینے اور یہ بات قبول کرنے کے کہ اس کے دوست اس کو دیوانہ خیال کرتے تھے اور اس کے دشمن مشہور کرتے تھے کہ اس کے اندر بھوت ہے۔ فرماتے ہین "وہ شخص جس کا کہ یہان نقشہ کھینچا گیا ہے انسانی عظمت کی چوٹی پر درجہ حاصل کرنیکا مستحق ہے " "یہ نہایت اعلیٰ انسان ہے۔ ایک عظیم الشان شخص " "اس کو ربانی کہنا مبالغہ نہیں ہے " یہی حال اکثر دیگر لبرل مصنفون کا ہے۔ العجب!

اس کا من گھڑت ایک سایہ ہے۔ یہ اس کا اپنا آپ ہے جسکو کہ سنتا ہے۔ جبکہ خیال کرتا ہے کہ یسوع مجھ سے بول رہا ہے ۔

دین عیسوی کے قدیم حامیتون اور کرسچین چرچ کے فادرون کی تحریرونکے مطالعہ کرنے مین جہانکہ ہمین قدرتاً ایسی زبان کی امید کرنی چاہئے جوکہ واقعات مندرجہ انجیل کا صحیح صحیح وقوع پذیر ہونا بیان کرنے والی ہو (اگر وہ واقعات دراصل وقوع مین آئے ہون) ہم صرف ایسی زبان ہی نہین پاتے۔

بلکہ دیکھتے ہین کہ جابجا لفظون کا ہیر پھیر کرکے جان بوجھ کر مغالطے دئے گئے ہین۔ اور نفس مضمون کا ذرا بھی خیال نہ رکھتے ہوئے ہر قسم کی حیلہ سازی کو کام مین لایا گیا ہے اگر ہم خاص اس جگہ جاوین جہان کہا جاتا ہے کہ یسوع مسیح دفن کیا گیا تھا تو ہم وہان صرف یہی پاوینگے کہ وہ وہان کبھی نہین تھا تواریخ اس کے انسانی شکل مین موجود ہونے کی شہادت طلب کرتی ہے لیکن ایک دیوار پر تیزی سے دوڑتے ہوئے سایہ سے بڑھکر اس کو اس کا کوئی سراغ نہین ملتا۔

"بیت اللحم کا ستارہ" اس کے راستہ پر نہین چمکا اور انتظام قدرت اس کے مشاہدہ بغیر معطل کیا گیا۔ تواریخ پورپ کے مجوسیون کی ہمزبان ہوکر پوچھتی ہے "وہ کہان ہے جو پیدا ہوا ہے یہودیون کا بادشاہ" مگر اس کو انکی مانند اپنے سوال کا کوئی جواب نہین ملتا سوائے اس ہدایت کے جوکہ ایک مقام کی ویسی ہی رہنمائی کرتی ہے جیسی کہ دوسری کی سوائے اُن بیانات کے جوکہ ایس کیولا پنٹس بدھ اور کرشن سے ویسے ہی منسوب ہوتے ہین جیسے کہ یسوع سے۔ سوائے ان پیشینگوئیون کے جنکے پورا ہونیکی کوئی شہادت نہین ملتی سوائے ان معجزون کے جنکا جنہیں دیکھنے والا کہا جاتا ہے۔ اُنہین ہی اُن سے منکر بھی بتلایا جاتا ہے۔ سوائے غیر معتبر بیانات بغیر تاریخ واقعات اور گمنام تحریرون کے یسوع کی شاگردی کا دم بھرنیوالے بے فائدہ جو سیفس اور ٹیکٹس کے فقرون کو پیش کرتے ہین ان کا یسوع کے مصلوب ہونے کی جگہ۔ اصلی صلیب کے ٹکڑون یا کیلون کو جن سے اس کے ہاتھ پاؤن چھیدے گئے تھے اور قبر جسمین کہ وہ رکھا گیا تھا بطور شہادت پیش کرنا لاحاصل ہے۔ دوسرون نے بیسیون دیومالا کے دیوتون کے لئے جوکہ کبھی اس دنیا میں پیدا ہی نہین ہوئے اسی قسم کی باتین گھڑی ہین کیا ٹائنا کے ایپولو بنیئس کے عزیز شاگرد ڈامس نے ہندوستان کو آتے ہوئے کوہ قاف پر وہی زنجیرین نہیں دیکھی تہین جن سے کہ پرومیتھس چٹانون کے ساتھ باندھا گیا تھا؟

کیا Scythian نہین کہتے تھے کہ ھرکیولیز اُن کے ملک مین گیا تھا؟ اور کیا وے اپنی کہانی کو ثابت کرنے کے لئے ایک چٹان پر اس کے پاؤن کا نقش نہین بتلاتے تھے کیا کیڈمز مین اس کی قبر نہین دیکھی جاتی تھی اور وہان اس کی ہڈیان نہین دکھلائی جاتی تہین؟ کیا یونان میں پاچس کا مزار نہین دیکھا جاتا تھا؟ کیا ڈیلفی میں اپولو کا مقبرہ نہین دیکھا جاتا تھا۔ کیا ایچلیز کی قبر ڈوڈونا مین نہین دیکھی جاتی تھی۔ جہانکہ سکندر اعظم نے اس پر ایک تاج رکھکر عزت کی تھی۔ کیا ایس کیولا پیئس کی قبر کینیڈا مین دریائے یوسس کے نزدیک ایک گفا مین نہین بنی ہوئی تھی۔ کیا ڈیوکالیئس (جو کہ طوفان سے بچ رہا تھا) کی قبر ایتھنز مین اولمپیئس جووکی سنگچوارئی کے نزدیک نہین بتلائی جاتی تھی؟ کیا اوسیرس کی قبر مصر مین نہین دیکھی جاتی تھی جہانکہ پروہت مقررہ وقتون پر جلوس میں جاتے تھے اور اس پر پھول چڑھاتے تھے؟ کیا یونس جوکہ ایک مچھلی سے نکالا گیا تھا) کی قبر نینوا میں موصل کے نزدیک نہیں دیکھی جاتی تھی؟ کیا آدم۔ حوا۔ ہابیل۔ بیسیٹھ ابراہیم اور دیگر پرانے عہدنامہ کے اشخاص کی قبرین تاحال نہین دیکھی جاتی ہین اور کیا بادشاہ کانسٹنٹائن نے سینٹ جارج کے مقبرہ پر ایک خوبصورت گرجا تعمیر نہیں کیا تھا؟ تب یسوع ناصری جیسے شخص کی ہستی کے ثبوت مین اس قسم کی شہادت کیا وزن رکھتی ہے؟ سچ تو یہ ہے کہ اس کی زندگی کے ریکارڈز اتنے بہت قلیل ہین اور ان کو کلیسائی مطلبیہ۔ تعصب باطل پرستی اور جہالت کے ہاتھون نے ایسا بنادیا ہے رنگ دیا ہے اور بدل دیا ہے کہ اصلی نقشے کا پتہ لگانا مشکل ہے باقی آئندہ

(آریہ میگزین)

سلہ پال کا یسوع کوئی شخص نہین تھا لیکن ایک خیال تھا اُس نے شخصی یسوع کی بابت واقعات دریافت کرنے کی محنت گوارا نہیں کی وہ دراصل اس بات کا فخر کرتا تھا کہ اُس نے حواریون سے کچھ نہین سیکھا اس کا مسیح ہر ایک نئی ضرورت کے موافق سال بسال نئی طاقتون اور اوصاف کو اختیار کرتے ہوئے اپنے خیال اور جذبات سے نکلا ہوا ایک وہمی قیاس تھا۔

(جان۔ ڈبلیو۔ کیڈوک)

سلہ اس بارے مین ہم ایک علیحدہ مضمون لکھنے کا ارادہ رکھتے ہین۔

سلہ دیکھو ہیروڈوٹس بک ۴ باب ۸۲

سلہ دیکھو ڈوپیواس صفحہ ۲۶ ۔ سلہ نائیجنز ایشنٹ آرٹ اور مائی تھالوجی صفحہ ۱۹۶ سٹریز آف ایتنی صفحہ ۹۰

سلہ دیکھو ڈوپیواس صفحہ ۲۶۴ ۔ سلہ دیکھو بیلیز پیتھین جلد اول صفحہ

سلہ بیلیز پیتھین جلد اول صفحہ ۲۷

سلہ ایضاً جلد اول صفحہ ۲۷

سلہ ایضاً جلد اول صفحہ ۱۲۸ ۔ بونیک صفحہ ۱۵۵

سلہ چیمبرز آرٹیکل جونا

سلہ بائیبل فارلیمنز جلد اول صفحہ ۱۵۲ ۔ گولڈ زیہر صفحہ ۲۸۰

سلہ گیوری اس تھمس صفحہ ۲۶۴